عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد ۹ شمارہ ۴۵

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جنات کی خوشخبریاں

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب غذائیں

اسلام کے بطلِ جلیل امیرِ شریعت

سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

عظیم الشان

ختمِ نبوۃ کانفرنس صدیق آباد

تقاریر | جھلکیاں | قراردادیں

مرزا طاہر! کبرلے بل سے باہر آ — ! کھال اُدھیڑ کے رکھ دوں گا

ختمِ نبوّت کانفرنس

قادیانی لیڈر کے پریٹ میں مروڑ

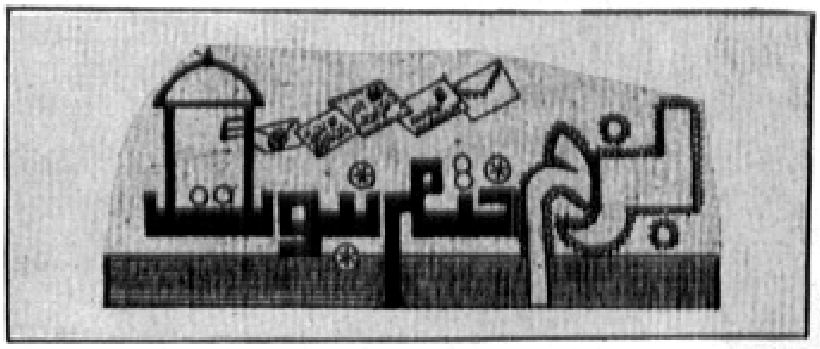

ختم نبوت میری نظر میں

• عبد الغفور قریشی چک نمبر ۱/۱۶۱ ایم ایل بکھر

اپنے چک کی ایک دوکان سے "ختم نبوت" کا پرچہ جلد ۷، شمارہ نمبر ۱۳، بابت ۲۶ اگست ۱۹۸۸ء اٹھایا۔ اسے گھر لاکر پہلی فرصت میں پڑھا۔ پرکھا اور مندرجات پر غور کیا۔ تاثرات درج ہیں۔

(۱) قرآن شریف کو گانے کے انداز میں پڑھنا۔ قرآن پاک کی تلاوت ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی قرآت کرنا، سننا بھی مسنون ہے۔ اور باعث رحمت ہے۔ خوش الحانی سے پڑھنا جائز ہے البتہ گانے کی طرز پر کہنا اور اختیار کرنا گناہ ہے۔ طرز اور انداز کے الفاظ اپنے اندر معنوی تفاوت رکھتے ہیں۔

(۲) مسجد میں ویڈیو کیسٹ کی دوکان

میرے نزدیک مسجدوں کی دکانوں کو صرف چند ٹکوں کے کرائے کے لالچ میں اوامر الٰہی کے احکام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دینا مسجد کی حرمت کے خلاف ہے۔ مسجد کی انتظامیہ کو دکانوں کو کرائے پر دینے سے پہلے اس دھندہ کی نوعیت دیکھنی چاہیے

(۳) قرآن خوانی پیشہ

ہمارے دیہات میں تو بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ "شبینہ" کے موقعہ پر حفاظ کرام باقاعدہ رقم لینے دینے کا سودا کرتے ہیں۔ اور رقم وصول کرتے ہیں۔

ہمارے حلقوں میں عشر و زکواۃ کمیٹیاں ہیں ان کے دفتری امور کے لئے ضلعی زکواۃ دفتر نے کلرک تنخواہ دار مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جن کو متعلقہ کمیٹی سے زکواۃ فنڈ سے تنخواہ دی جاتی ہے لیکن عشر کے تشخیصی فارم پُر کرنے انہیں دفتر داخل کرنے کے بعد چیئرمین کمیٹی کے ہوتے ہوئے عشر کی وصولی کا کام نمبردار کے سپرد ہے۔ اور اس کے عوض نمبردار کو زکواۃ فنڈ سے معقول کمیشن ملتا ہے۔ جبکہ یہی وصولی کا کام چیئرمین کمیٹی اور کمیٹی کا عشر و زکواۃ کلرک خود کر سکتا ہے یاد رہے چیئرمین کمیٹی کو اعزازیا کمیشن نہیں ملتا۔ ایسے حق میں کیا نمبردار کو زکواۃ کمیٹی کے زکواۃ فنڈ میں معاوضہ لینا شرعاً جائز ہے۔ اگر نہیں تو آپ حکومت کے علم میں لائیں۔

۵ نوبل انعام اور ڈاکٹر عبد السلام کے بارے مقالہ بے حد پر مغز ہے۔ عالمی تناظر میں اس کے اغراض و مقاصد کے بارے میں مختلف زاویوں سے امکانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ لیکن یہ بات کھٹکتی ہے کہ مقالہ نگار کا نام تحریر نہیں کیا گیا۔

قادیانیوں کو ایک مشورہ

• ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر

مرزا محمود کے بارے میں حقیقت پسند پارٹی ربوہ نے کافی کتابیں لکھیں۔ اور اس کی بوالہوسی کی داستانیں بیان کیں۔ قادیانی جانتے بوجھتے بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر اندرون خانہ گرو گھنٹال کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس حمام میں ننگے ہو گئے۔ اور ہوس زر اور جنس پرستی نے قادیانیوں کی عقل ماردی۔ حافظ بشیر احمد، مظہر ملتانی، یوسف ناز، عتیق الرحمٰن، قریشی محمد صادق شبنم، منیر احمد، مولوی محمد صالح نور، ڈاکٹر نذیر احمد نذیر، راحت ملک، خلیل احمد صدیقی، راجہ بشیر احمد، جیسے سیکڑوں نوجوانوں نے قادیانیت کے جو پول کھولے۔ اور اندرون خانہ کی جو باتیں بیان کیں۔ جیسے صلاح الدین ناصر صاحب جو حقیقت پسند پارٹی ربوہ کے پہلے جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ گجرات کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے میں مرزا محمود کے متعلق کہا کہ اس کی اخلاقی حالت سخت ناگفتہ بہ ہے۔ اس پر ایک قادیانی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اس کی وضاحت کریں۔

"میں نے کہا"، کہ یہ الفاظ بہت واضح ہیں۔ وہ پھر بولا کیا "اس نے تمہاری شلوار اتاری تھی؟" میں نے جواب دیا "اس بات کو بیان کرنے سے میں جھجک رہا تھا۔ آپ مزاج شناس ہیں؟" آپ نے خوب پہچانا۔ یہی بات تھی"۔ جلسہ کے تمام سامعین کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اور وہ صاحب آہستہ سے کھسک گئے"۔

قادیانی زور لگا رہے تھے کہ یہ بات پھیلے نہیں۔ مگر اپنے گرو کی اس بات پر عمل پیرا تھے کہ جو مرزا گل محمد رئیس اعظم کی بیوہ چھوٹی بیگم کے استفسار پر جواب میں کہی۔ کہ قرآن وحدیث میں اس کی اجازت ہے۔ البتہ عوام میں پھیلانے کی ممانعت ہے"۔

اب یہ ممانعت ڈنمارک کی حکومت نے ختم کر دی ہے۔ اور وہاں ہم جنسوں کی شادی کا قانون بن گیا ہے۔ اور اس کے بعد وہاں پہلی مرتبہ دو مردوں کی شادی بھی انجام پا گئی۔ ہم جنس مردوں میں ایک پادری ماہر جنسیات ہے۔ شادی کے موقعہ پر غبارے اڑائے گئے۔ اور شیمپئن کی بوتلیں پی گئیں۔ مبارک بادیں دی۔ دونوں نے زندگی بھر ساتھ رہنے کا عہد کیا۔

دیکھئے اخبار جنگ لاہور فرسٹ ایڈیشن صفحہ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ ۔ ۸۹ء بروز منگل

اس خبر کو دیکھتے ہوئے میں دنیا بھر کے قادیانیوں کو مشورہ دیتا ہے کہ اب وہ اپنے مشن کو پورا کرنے

باقی صفحہ ۲۷ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: یکم تا ۷ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ
مطابق یکم تا ۷ دسمبر ۱۹۸۹ شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 15

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا نظر احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱۔ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد، قادیانی لیڈر کے پیٹ میں مروڑ (اداریہ) ــــــ ۵
۲۔ لندن میں اہم پریس کانفرنس ــــــ ۶
۳۔ بعثت نبوی ؐ کے بارے میں جنات کی خوشخبریاں ــــــ ۷
۴۔ حکمراں ہوں تو ایسے ہوں ــــــ ۹
۵۔ سرکارِ دو عالم ؐ کی محبوب غذائیں ــــــ ۱۰
۶۔ جہاد، دورِ حاضر کی اہم ضرورت ــــــ ۱۲
۷۔ ہیروئن خوفناک زہر ــــــ ۱۴
۸۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ ــــــ ۱۹
۹۔ صدیق آباد (درکھڑہ) میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس، تقاریر، جھلکیاں، قراردادیں ــــــ ۲۱

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ـ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود اور یوسف صاحب ــــ برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ــــ عامر رشید
- وینی پیگ ــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ــــ کرامت اللہ
- شکاگو ــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ــــ فرخ سعید
- سیکرامنٹو ــــ چوہدری محمد شریف نوری

بیرون ملک نمائندے
- قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ــــ محمود یوسف
- باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ــــ لے ایکو انصاری
- برطانیہ ــــ محمد اقبال
- اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ــــ محمد ادریس
- ناروے ــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ــــ محمد نذیر افریقی
- ماریشش ــــ محمد الیاس احمد
- ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ــــ شتاق الرحمٰن
- سنگاپور ــــ سید نذیر حسن بخاری

باسمہ تعالیٰ

نعتِ شریف

(عبدالعزیز ظفر جنکپوری القاسمی)

ابو القاسم، محمدؐ، پیکرِ ایثار بیٹھے ہیں
صحابہؓ صف بصف ہیں، درمیاں سرکار بیٹھے ہیں

فدایانِ رسولِ پاکؐ دیارِ غار بیٹھے ہیں
لیئے دردِ جہاں، شاہِ امم غمخوار بیٹھے ہیں

اِدھر سرکارِ ہجرت کے لئے تیار بیٹھے ہیں
اُدھر کفارِ مکہ درپئے آزار بیٹھے ہیں

عجب ہے ثور کا نقشہ ہیں آقاؐ زینتِ خلوت
مؤدب، ثانی اثنین اذ ہما فی الغار بیٹھے ہیں

امام الانبیاءؑ ہیں، جلوہ فرما ارضِ طیبہ میں
حضوری میں اشداء علی الکفار بیٹھے ہیں

شبِ معراج کو اسلام کا اک مرحلہ کہئیے
حریمِ ناز میں حق کی شہِ ابرار بیٹھے ہیں

ملائکِ انبیاءؑ، سرتا بہ پا محوِ ادب ہو کر
سبھی بیتِ مقدس میں پئے دیدار بیٹھے ہیں

نظر آئے نہ کیوں ہر جبینہ معیاری لگا ہوں میں
خدا کے دین کے خود آخری معیار بیٹھے ہیں

شریکِ کلمۂ طیب، گرامی نام ہے جن کا
وہ محبوبِ خدا کونین کے سردار بیٹھے ہیں

جہاں میں آئے جو محبوبِ ربّ العالمین بن کر
مسیحائے زماں، وجہِ جہاں، سرکار بیٹھے ہیں

دکھانے معجزہ شق القمر کا سارے عالم کو
محمد مصطفیٰؐ، کونین کے سردار بیٹھے ہیں

گنہ گارو چلے آؤ شفاعت بالیقین ہوگی
شفاعت کو شفیع المذنبین تیار بیٹھے ہیں

ظفر وہ رحمۃ للعالمیں جو اہلِ طائف کے
مسلسل جور سہ کر مظہرِ کردار بیٹھے ہیں

اداریہ

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد — قادیانی لیڈر کے پیٹ میں مروڑ

قادیانیوں کو اصلی شکایت تو یہ ہے کہ جب سے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا ہے ۔ ان کے سالانہ "حج" یعنی سالانہ جلسہ پر پابندی لگ گئی۔ اکتوبر میں انہوں نے اپنی ذیلی تنظیم لجنۃ اور ایک دوسری تنظیم کے اجتماعات منعقد کرنے کی کوشش کی اجازت بھی مل گئی لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں خصوصاً عالمی مجلس فیصل آباد کے ممتاز رہنما جناب مولوی فقیر محمد صاحب نے پنجاب اور مرکزی حکام اور ان کے گریبانوں کو جھنجوڑا اور انہیں توجہ دلائی کہ وہ قادیانیوں کو کسی قسم کے جلسہ کرنے کی اجازت نہ دیں۔ اگر دی گئی ہے تو اسے منسوخ کیا جائے۔

نیک اور اخلاص نیت کے ساتھ جو کام بھی کیا جائے اللہ تعالیٰ اس میں ضرور کامیابی عطا فرماتے ہیں مولانا کی مخلصانہ کوششیں بار آور ثابت ہوئیں اور قادیانی جلسہ نہ کرسکے۔

اس سلسلے میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور جناب خان بہادر سے انہوں نے ملاقات کرکے ایک یادداشت بھی پیش کی جس میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی، اشتعال انگیز حرکتوں اور غیر قانونی سرگرمیوں کی طرف انہیں متوجہ کیا گیا۔ ہمیں امید ہے کہ اس ملاقات کے اثرات اچھے مرتب ہوں گے۔

یہ تذکرہ ہم نے ضمناً کردیا۔ اصل مسئلہ امسال منعقد ہونے والی آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہے جس پر قادیانیوں کے پیٹ میں خاصی مروڑ اٹھی ہے خصوصاً قادیانی ناظر امور عامہ تو شدت مروڑ کی وجہ سے بہت ہی زیادہ پریشان نظر آتا ہے۔ اس نے ختم نبوت کانفرنس پر اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے کہا

"حکومت احمدیوں (قادیانی زندیق) کے حقوق کھلم کھلا پامال کر رہی ہے اور مولوی صاحبان کو اس امر کی کھلی چھٹی دی گئی ہے کہ وہ نہ صرف احمدیوں (قادیانیوں) کے بزرگوں کو غلیظ اور فحش گالیاں دیں بلکہ ان کے قتل کا علی الاعلان پرچار کریں اور اس پر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ انہوں نے ۲۳ اور ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء کو...... ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ .... وہاں پر احمدیوں (قادیانیوں) کو تو اپنے مذہبی اجتماعات کی اجازت نہیں .... غیر از جماعت مولوی صاحبان کے جلسوں میں، ان کی تقریروں میں کھلم کھلا قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ انہیں اور ان کے بزرگوں کو غلیظ گالیاں دی جاتی ہیں...... ایک مولوی صاحب نے کہا کہ افغانستان سے روسیوں کو نکالا جاسکتا ہے تو پنجاب سے احمدیوں (قادیانیوں) کو کیوں نہیں نکالا جاتا۔" (الفضل ربوہ ۵ نومبر ۱۹۸۹ء)

قادیانی لیڈر نے اپنے اس بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ کانفرنس کے اختتام پر جب بسوں کا قافلہ سرگودھا کی جانب روانہ ہوا تو ربوہ بس اسٹاپ پر بسوں کو روک کر ہمارے خلاف نہ صرف نعرے بازی کی گئی بلکہ قادیانی عورتوں کو دیکھ کر بسوں میں سوار نوجوان ننگے ہوگئے۔ اس بات کو تو تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ نوجوانوں نے جاتے ہوئے نعرے لگائے ہوں ختم نبوت زندہ باد کا عقیدہ ہر مسلمان کا ایمان ہے جس کا اظہار نعروں کی صورت میں کرنا کوئی جرم نہیں ہے، ربوہ ہو یا کوئی دوسرا شہر، وہاں کی آبادی مسلمان ہو یا قادیانی یہ نعرہ گونجتا رہے گا۔ اگر یہ جرم ہے تو یہ جرم بار بار ہوتا رہے گا۔ لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہمارے کارکن قادیانی عورتوں کے سامنے ننگے ہوگئے ایسا ہی جھوٹ ہے جیسا مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ کا جھوٹا دعوائے نبوت   بھری بسوں کی کھڑکیوں پر برے سے برا انسان بھی ایسی حرکت نہیں کرسکتا چہ جائیکہ ختم نبوت کے پروانے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ایسا کریں۔

ھاں! قادیانی ایسا کر سکتے ہیں۔ ان کے ہاں یہ جائز ہے۔ مرزا قادیانی کے گھر میں عورتوں کا ننگا غسل اور مرزا محمود کا دورۂ یورپ میں وہاں کا عریاں حصہ دیکھنا ! ثبوت کے لئے کافی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ

۱۔ مقررین نے قادیانیوں کے قتل پر اکسایا

۲۔ ان کے بزرگوں کو غلیظ گالیاں دیں

ہم یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ اسلامی اور شرعی نقطۂ نگاہ سے قادیانی مرتدوں کی سزا یہی ہے کہ جو گستاخ رسولؐ ہو، ملحد و زندیق ہو، مرتد ہو اسے قتل کردیا جائے۔ جیسا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب اور دوسرے مدعیان نبوت کے ساتھ ساتھ ان کی ذریت کے ساتھ کیا۔ مقررین نے اسی مسئلہ پر اظہار خیال کیا تھا اور

حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے یہ مطالبہ کرنا قتل کرنے پر اکسانے کے مترادف کیسے ہو گیا۔ اگر علماء کرام کا قانون ہاتھ میں لینے کا پروگرام ہوتا تو آج پاکستان میں ایک بھی قادیانی نظر نہ آتا۔ ہمارا اب بھی یہ مطالبہ ہے کہ یہاں مرتد کی شرعی سزا فوراً نافذ کی جائے۔

جہاں تک گالیاں دینے کا تعلق ہے شاید قادیانی لیڈر نے علماء کو اپنے پر قیاس کر لیا جن کے مذہب میں گالی دینا عین ایمان ہے جیسا کہ مرزا قادیانی کی تحریروں سے ثابت ہے۔ دراصل قادیانی لیڈر کے پیٹ میں مروڑ اس لئے اٹھی ہے کہ کانفرنس کیوں ہوئی اور ہمیں جلسوں کی اجازت دے کر منسوخ کیوں کر دی گئی۔ ہم قادیانی لیڈر اور تمام قادیانیوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ اب پاکستانی قوم بیدار ہو چکی ہے۔ قادیانیوں کو ملک میں من مانی کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

عالمی ختم نبوت ﷺ کانفرنس لندن سے پہلے حضرتِ امیر مرکزیہ کی لندن میں اہم پریس کانفرنس

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس پریس کانفرنس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن، ختم نبوت کانفرنس کے چیف آرگنائزر مولانا عبدالرحمٰن باوا، مرکزی مبلغین مولانا اللہ وسایا و مولانا منظور احمد الحسینی موجود تھے۔ پریس کانفرنس بعد از وقت موصول ہوئی اس لئے ریکارڈ میں لانے کے لئے ہم اسے ادارتی کالموں میں شائع کر رہے ہیں اس کا شائع کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ قادیانی بیرونِ ملک جو غلط پروپیگنڈہ کر رہے ہیں پاکستانی عوام کے سامنے اس کی حقیقت ظاہر ہو جائے۔

(ادارہ)

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے زیر اہتمام ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں پانچویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس انشاء اللہ منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس ایسے موقع پر ہو رہی ہے جبکہ پوری ملت اسلامیہ شیطان رشدی کی "شیطانی کتاب" کی اشاعت پر سراپا احتجاج ہے اور پوری دنیا میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے مباہلہ کا ڈھونگ رچایا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانی صد سالہ جشن کے نام پر اپنے ارتدادی تبلیغی پروپیگنڈے میں بھی مصروف ہیں۔ اسلام اور قادیانیت کے درمیان اختلافات فروعی نہیں بلکہ بنیادی ہیں۔ ان کے نزدیک مرزا قادیانی کے ماننے بغیر نجات نہیں ہو سکتی جبکہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا دعویٔ نبوت جھوٹا تھا۔ پوری چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ امت مسلمہ میں عقیدۂ ختم نبوت کے مسئلہ پر کوئی اختلاف نہیں رہا۔ ختم نبوت کے عقیدہ پر پوری امت کا اجماع ہے اور اس بات پر پوری امت متحد و متفق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٔ نبوت کرنے والا فرد مرتد ہے۔ ختم نبوت کا مسئلہ ایک بنیادی مسئلہ بھی ہے اور حساس ترین بھی۔ حساس اسلئے کہ اسی مسئلہ پر یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرامؓ نے اپنی جان کے نذرانے پیش کئے اور اسی مسئلہ پر پاکستان میں تین بار تحریکیں چل چکی ہیں ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ایک اندازے کے مطابق بارہ ہزار مسلمانوں نے قربانیاں دیں اس سے معلوم ہوا کہ امت کسی بھی جھوٹے مدعیٔ نبوت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ قادیانیوں کے بارے میں پوری امت کا ایک ہی نظریہ ہے کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور یہ کہ مرزا غلام قادیانی اور ان کے پیروکار، کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں ۱۹۷۴ء کی پاکستان کی قومی اسمبلی اور رابطہ عالم اسلامی نے بھی ۱۹۷۴ء میں یہی متفقہ فیصلہ دیا ہے۔ گذشتہ چار سالوں سے ہم یہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں، اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ پوری ملت اسلامیہ میں عقائد کی پختگی پیدا کی جائے اور انہیں بیدار کر کے ان اسلام دشمن عناصر کے خطرناک عزائم سے باخبر کیا جائے جو اسلام کے لبادے میں اسلام کی

باقی صفحہ ۲۷ پر

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

جنّات کی خوشخبریاں

محمد اقبال
حیدرآباد

محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوقات کے لئے نبی اور رسول بنا کر بھیجا گیا۔ ایک مخلوق جنات بھی ہیں۔ مکہ معظمہ میں بھی جنات اسلام لائے۔ اور مدینہ منورہ میں جہاں آپؐ نے اسلامی معاشرہ قائم کیا۔ جنات نے بھی اسلامی اصولوں پر عمل کیا۔

جنات کو انسانوں سے پہلے نار سموم (آگ کی لو) سے پیدا کیا۔ جو لطیف اور شعلوں والی آگ ہے۔ جنات کی جماعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ پر ایمان لے آئی۔

واقعہ یوں ہے کہ جنات کا خیال تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد کوئی رسول نہ آئے گا۔ جنات آسمان میں بیٹھ کر اوپر کی باتیں معلوم کر لیا کرتے تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد بند ہوگئیں۔ اور جنات پر آسمان سے شعلے پڑنے لگے۔ اس پر جنات کا سبب معلوم کرنے کے لئے جماعتیں بنا بنا کر نکلے اور ایک جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی۔ اور آپؐ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر جنات چپکے ہو کر سننے لگے۔ جب جنات اسطرح حلقہ بہ حلقہ آگئے۔ تو حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نماز پڑھ چکے تو یہ جنات ہدایت کو سنکر مسلمان ہوگئے۔ مسلمان ہونے کے بعد جنات اپنی قوم کے پاس واپس چلے گئے۔ اور جا کر ان کی تبلیغ کی۔ کہ اے ہماری قوم! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے۔ جو حضرت موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ اور توریت کی تصدیق کرتی ہے۔ اور راہ راست کیطرف ہدایت کرتی ہے۔ پس اے ہماری قوم! تم اس پر ایمان لے آؤ تاکہ تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں۔ اور خوب سن لو جو کوئی اللہ کے داعی کی پکار نہ مانے گا وہ زمین میں بھاگ کر بھی عاجز نہ کر سکے گا۔ اور نہ اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار ہوگا۔ اور ایسے لوگ صریح گمراہی میں ہوں گے۔

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ایک روز تشریف فرما تھے۔ کہ ان کے پاس سے ایک آدمی کا گذر ہوا۔ عرض کیا گیا اے امیر المومنین! کیا آپ اس گزرنے والے کو پہچانتے ہیں۔ فرمایا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ سواد بن قاربؓ ہے۔ جس کے پاس اس کی جنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر لائی تھی۔ تو سواد بن قاربؓ کو حضرت عمرؓ نے آدمی بھیج کر بلوایا۔ اور ان سے پوچھا کہ کیا تم سواد بن قاربؓ ہو؟ انہوں نے کہا ہاں"۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا کیا تم اسی کہانت پر ہو جس پر کہ تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ سن کر سوادؓ کبیدہ خاطر ہوئے۔ اور کہا اے امیر المومنین! اس کلمے کے ساتھ جب سے میں اسلام لایا ہوں کسی نے مجھے خطاب نہیں کیا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: سبحان اللہ! ہم سب جس شرک پر تھے وہ اس چیز سے کہیں زیادہ بدتر ہے جس کہانت پر تو تھا" تو مجھ سے بیان کر کہ تجھے تیری جنیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں کیا خبر دی تھی؟ کہا: ہاں اے امیر المومنین! میں ایک رات سونے اور جاگنے کے درمیان تھا (یعنی اونگھ آگئی تھی) اچانک میری جنیہ آئی اس نے مجھے پیر سے ہلایا میں نے کہا مجھے چھوڑ تاکہ میں سوؤں مری ساری شام اونگھ میں کٹی ہے۔ جب دوسری رات ہوئی وہ میرے پاس آئی۔ اور اپنے پیروں سے مجھے حرکت دی۔ اور کہا! اے سواد بن قارب! کھڑا ہوجا اور مری بات سن اور سمجھ اور اگر تجھ میں عقل ہے تو جا بن غالب میں سے ایک رسول بھیجا گیا ہے۔ جو اللہ کی اور اس کی عبادت کیطرف بلاتا ہے۔ پھر اس نے شعر پڑھے وہ کہہ رہی تھی۔

جن اور ایمان لانے والے جن کافر جنوں کی طرح نہیں ہیں۔ لہٰذا تو بنی ہاشم کے اس برگزیدہ کی طرف کوچ کر جو ریت کے ٹیلوں اور پتھروں کے درمیان ہے۔ سواد کہتے ہیں۔ کہ میں نے کہا کہ میں سو جاؤں اس لئے کہ ساری شام اونگھنے میں گزری ہے۔

پھر جب تیسری رات ہوئی تو وہ میرے پاس آئی۔ اور اس نے اپنے پیر سے مجھے حرکت دی۔ اور کہا! اے سواد بن قارب کھڑا ہوجا! اور میری بات غور سے سن لے اور سمجھ لے اگر تو عقل رکھتا ہے۔ بے شک بات یہ ہے کہ لوی بن غالب میں سے ایک رسول مبعوث ہوئے ہیں۔ جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ اور اس کی عبادت کی دعوت دیتا ہے۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے۔ وہ کہہ رہی تھی۔

میں نے جنوں سے تعجب کیا۔ اور ان کی طلب سے اور ان کے سفید اونٹوں پر سفر کیلئے پالان باندھنے سے" تیزی سے مکہ کی طرف چل رہے ہیں۔ ہدایت کے متلاشی ہیں۔ اور سچے جن جھوٹے جنوں سے مشابہ نہیں۔ پس کوچ کر بنی ہاشم کے ایک چیدہ آدمی کی طرف اس کا مستقبل اس کے ماضی پر نہیں"۔

سوادؓ کہتے ہیں میں کھڑا ہوگیا اور کہا اللہ نے میرے دل کو آزمایا ہے۔ میں نے اونٹنی پر بیٹھ کر کوچ کیا۔ اور مکہ کیطرف چل پڑا۔ میں بعض راستے میں تھا کہ مجھے خبر دی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر گئے ہیں۔

تو میں مدینہ آیا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دریافت کیا۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ آپؐ مسجد میں ہیں۔ تو میں مسجد پہنچا۔ اور اپنی اونٹنی کو باندھ دیا۔ اور میں مسجد میں داخل ہو گیا اچانک حضورؐ تھے۔ اور لوگ آپؐ کے آس پاس تھے۔ میں قریب ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بات سن لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: لا بیان کر تو میں نے اشعار پڑھے۔

ترجمہ: "میرے پاس سرگوشی کرنے والا آیا۔ جب کہ مجھے سستی تھی۔ اور اونگھ آ رہی تھی۔ اور جو کچھ میں نے بیان کیا۔ میں اس میں کاذب نہیں ہوں۔ تین رات لگاتار آیا۔ اور ہر رات اس کا یہی کہنا تھا۔ تیرے پاس ایک رسول لوی بن غالب سے آیا ہے۔ میں نے تہبند کو لٹکنے سے اوپر چڑھایا۔ اور مجھے تیز رفتار موٹے رخساروں والی اونٹنی ان غباروں میں لے آئی۔ جو ٹیلوں کے درمیان تھی۔ سو میں گواہی دیتا ہوں۔ بے شک اللہ ہے اس کے سوا کوئی چیز نہیں۔ اور آپؐ ہر غالب آنے والے سے امن میں رکھے گئے ہیں بلاشبہ آپؐ تمام رسولوں میں سے اللہ کی طرف لے جانے کے لئے سب سے قریب وسیلہ ہیں۔ اے بزرگ لوگوں اور اچھوں کے بیٹے لہٰذا آپ ہم کو اس بات کا حکم دیجئے۔ جو آپ کے پاس آئی ہے اے بہترین ان لوگوں میں سے جو زمین پر چل رہے ہیں۔ اگرچہ اس حکم پر عمل کرنے میں بال سفید ہو جائیں۔ آپ میری سفارش کرنے والوں میں ہو جائیں۔ جس دن کہ آپ کے سوا کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا۔ اور کوئی سواد بن قارب کی طرف سے بے پروائی نہ بخشے گا۔

راوی کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب مرے اس کلام سے بہت خوش ہوئے۔ یہاں تک کہ ان کی خوشی کے آثار ان کے چہروں پر نمایاں تھے۔

ان کی طرف حضرت عمرؓ لپکے اور انہیں چمٹا لیا۔ اور کہا کہ میری بڑی خواہش تھی کہ میں تم سے ملوں اور تمہاری بات سنوں۔ کیا اب بھی تمہارے پاس تمہارا جن آتا ہے؟ انہوں نے کہا لیکن جب سے میں نے قرآن پڑھنا شروع کیا ہے۔ اب وہ نہیں آتا۔ اور جن کے بدلہ اللہ کی کتاب کیا ہی بہتر عوض ہے۔

حضرت علی بن حسینؓ فرماتے ہیں۔ کہ پہلی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مدینہ میں آئی یہ ہے کہ ایک عورت تھی۔ جس کو فاطمہ کہا جاتا ہے۔ اس کے تابع ایک جن تھا۔ وہ جن سفید چڑیا کی صورت میں آیا۔ اور اس کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا نیچے کیوں نہیں آتا۔ ہمارے پاس کیوں نہیں آتا۔ تاکہ ہم تجھ سے بات کریں۔ اور تو ہم سے بات کر سکے۔ جن نے کہا کہ میں نیچے نہیں آؤں گا۔ مکہ میں ایک ایسے رسول مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے زنا کو حرام کر دیا ہے۔

تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت ملک شام میں تھا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظہور ہوا۔ میں اپنے بعض کاموں کے لئے نکلا تھا۔ مجھے رات ہو گئی۔ تو میں نے کہا کہ اس رات میں اس وادی کے سردار کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں۔ جب میں اپنے لیٹنے کی جگہ لیٹ گیا۔ میں نے پکارنے والے کو سنا جسے میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی پناہ طلب کر۔ اس لئے کہ جن اللہ کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دے سکتے۔ میں نے کہا خدا کی قسم تو ایسی بات کہتا ہے؛ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو گئے ہیں۔ ہم نے آپؐ کے پیچھے صبح حجون میں نماز پڑھی ہے۔ ہم اسلام لے آئے ہیں۔ ہم نے آپؐ کا اتباع کیا ہے۔ اور جنات کی مکاری چلی گئی ہے۔ ستاروں سے مارے جانے لگے۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا۔ جو رب العالمین کے رسول ہیں۔ اور اسلام لے آ۔

جب میں نے صبح کی تو میں دیر ایوب پہنچا جو ایک کلیسا کا نام ہے۔ میں نے راہب سے پوچھا اور اسے خبر دی تو راہب نے کہا کہ تجھ سے باتف نے صحیح کہا ہے۔ اس کا ظہور حرم سے ہوگا۔ اور وہ تمام نبیوں سے بہتر ہوگا۔ اور اس کی ہجرت حرم کی طرف ہوگی۔ وہ تمام نبیوں میں بہتر ہوگا۔ تو جلدی کر تجھ سے کوئی سبقت نہ کر جائے حضرت تمیم داریؓ نے فرمایا میں نے کوچ کرنے میں بڑی کلفت برداشت کی۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ اور اسلام لے آیا۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ کچھ لوگ نکلے جو مکہ کا ارادہ کر رہے تھے۔ راستہ بھول گئے۔ جب انہیں موت دکھائی دی اور مرنے کے قریب ہوئے۔ اپنے کفن پہنے اور مرنے کے لئے لیٹ گئے۔ ان کی طرف ایک جن آنکلا۔ جو درختوں کے بیچ چل رہا تھا۔ اور اس نے کہا کہ میں اس جماعت سے باقی رہ گیا ہوں۔ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنا تھا۔ میں نے حضورؐ سے سنا ہے آپؐ نے فرماتے تھے کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ اس کا راز دار ہے۔ اور اس کا رہبر ہے۔ اس کو رسوا نہیں کرتا ہے یہ پانی ہے۔ اور یہ راستہ ہے۔ پھر ان کو پانی بتایا اور انہیں راستہ پر لگایا۔

عاصم بن عمر نے بیان کیا کہ عثمان بن عفانؓ نے فرمایا کہ ہم ایک قافلہ کے ہمراہ شام کی طرف چلے۔ اس سے قبل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظہور ہوا۔ ہم ملک شام میں پہنچے تو اور اس میں ایک کاہنہ تھی۔ وہ ہمارے سامنے آئی۔ اس نے کہا کہ میرا جنی دوست آیا تھا میرے دروازے پر کھڑا ہوا۔ میں نے کہا تو اندر کیوں نہیں داخل ہوتا ہے؟ اس نے کہا اس کی سبیل نہیں رہ گئی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو گئے ہیں۔ اور ایسی بات آ گئی ہے۔ جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ پھر ملک شام سے مکہ کی طرف لوٹا تو میں نے حضورؐ کو پایا۔ مکہ میں آپؐ کی نبوت کا ظہور ہو چکا ہے آپؐ اللہ کی طرف بلانے لگے ہیں۔

حکمران ہوں تو ایسے ہوں

وہ سونا چاہتے تھے مگر سو نہ سکتے تھے

ایک رات سلطان محمود غزنوی (المکتبہ ۴۲۱ھ) سو رہا ہے۔ کہ یکایک اس کی آنکھ کھل گئی۔ پھر لاکھ چاہا کہ دوبارہ نیند آجائے، مگر نیند کوسوں دور نکل چکی تھی۔ بستر پر تڑپتا رہا۔ اور کروٹیں بدلتا رہا۔ جب کسی طرح آنکھ نہ لگی۔

تو اس خدا ترس بادشاہ کو خیال آیا کہ کوئی شاید مظلوم فریاد لایا ہے۔ یا کوئی فقیر بھوکا ہے۔ اسی لئے اس کی نیند اچٹ گئی ہے۔ غلام کو حکم دیا "باہر جاکر دیکھو کون آیا ہے"۔ غلام نے باہر جاکر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔ واپس آکر کہا "جہاں پناہ کوئی شخص نہیں" محمود نے پھر چاہا۔ کہ سو رہے مگر نیند نہ آنی تھی۔ نہ آئی وہی بے چینی اور گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ غلاموں کو دوبارہ کہا۔ "اچھی طرح دیکھ کر آؤ کون دادخواہ آیا ہے۔" غلام دوڑتے ہوئے گئے ادھر دیکھا، ادھر دیکھا کوئی نہ آیا۔ اور واپس آکر بیٹے کہ حضور کوئی نہیں ہے۔" سلطان کو شبہ ہوا کہ کوئی شاید غلام تلاش کرنے سے جی چراتے ہیں۔ غصہ میں خود کھڑا ہوا۔ اور تلوار ہاتھ میں لیکر باہر نکل گیا۔ بہت تلاش کیا مگر کوئی شخص نظر نہ آیا۔ قریب ہی ایک مسجد تھی۔ اس کے دروازے پر جھانکا تو آہستہ آہستہ کسی کے رونے کی آواز سنی۔ قریب پہنچ کر دیکھا کہ ایک شخص فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کا سر زمین سے لگا ہوا تھا۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آہیں بھر رہا تھا۔ اور چپکے چپکے کہہ رہا تھا۔

اے کہ از غم نہ دیدہ ، خواری
از غم ما کجا خبرداری
خفتہ ماندی چو بخت ما ہمہ شب
تو چہ دانی دردرنج بیداری

پھر کہنے لگا کہ سلطان کا دروازہ بند ہے تو کیا۔ سبحان کا دروازہ تو کھلا ہے۔ اگر محمود ولی سو رہا ہے تو ہرج نہیں، معبود ازلی تو جاگ رہا ہے۔

محمود یہ سنکر اس کے بالکل قریب پہنچ کر بولا محمود کی شکایت کیوں کرتا ہے۔ وہ تو ساری رات تیری تلاش میں بے چین رہا ہے۔ بتا تجھے کیا تکلیف ہے۔؟ کس نے ستایا ہے؟ کہاں اور کس غرض سے آیا ہے؟ یہ سن کر وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر روتا ہوا بولا "حضور!

ایک درباری کے ہاتھوں ستایا ہوا آیا ہوں۔ مگر اس کا نام نہیں جانتا۔ اس نے میری عزت خاک میں ملا دی، آدھی رات کو مستی کے عالم میں میرے گھر آتا ہے۔ اور میری شریک زندگی کی عصمت داغدار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر آپ نے اس تلوار کی آب سے اس داغ کو نہ دھویا۔ تو کل قیامت کے دن میرا ہاتھ ہوگا۔ اور آپ کا گریبان" یہ سن کر سلطان محمود کو مذہبی غیرت اور شاہی حمیت کے جوش سے پسینہ آگیا۔ غصہ سے کانپتی آواز میں بولا۔ کیا اس وقت بھی وہ ملعون وہاں موجود ہوگا؟ اس نے جواب دیا۔ "اب رات بہت گذر گئی ہے۔ شاید چلا گیا ہو، لیکن مجھے ڈر ہے کہ وہ پھر آئے گا۔" سلطان نے کہا کہ اچھا اس وقت تو جاؤ مگر جس روز جس وقت وہ آئے مجھے فوراً اطلاع دو۔" اس شخص نے سلطان کو دعا دی۔ اور وہ ابھی رخصت ہوکر چلا ہی تھا کہ سلطان نے ٹھہرنے کا حکم دیا۔ اور پہرے داروں سے کہا کہ دیکھو یہ جس وقت بھی آئے۔ خواہ میں سوتا ہی ہوں اسے مجھ تک پہنچا دو۔" اتنا کہہ کر محمود اندر آیا۔ اور وہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔ تیسری رات وہ شخص شاہی محل سرا میں آیا۔ اور پہرے داروں نے اس کی شکل دیکھتے ہی شاہی محل سرا تک پہنچا دیا۔ سلطان جاگ رہا تھا۔ تلوار لیکر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بولا "چلو راتوں کو شکار کرنے والی لومڑی تک؟ مجھے لے چلو" وہ شخص آگے ہو لیا۔ اور سلطان اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ گھر پہنچ کر اس شخص نے سلطان کو وہ جگہ بتائی۔ جہاں وہ ظالم شخص خزانہ کا سانپ بنا ہوا۔ سو رہا تھا۔ سلطان نے تلوار کا ایک ایسا بھرپور ہاتھ جمایا کہ تمام فرش پر انصاف کا لالہ زار کھل گیا۔ اور مظلوم صاحب خانہ کو بلاکر فرمایا "اب تو محمود سے خوش ہو"۔ یہ کہہ کر محمود نے مصلی منگوایا اور ایک طرف بچھا کر دو رکعت شکرانہ کی نماز پڑھی۔ پھر اس شخص سے مخاطب ہوکر پوچھا "گھر میں کچھ ہے۔ کھانے کو لاؤ"۔ اس شخص نے جواب دیا "ایک جھونپڑی سلطان کی کیا خاطر کر سکتی ہے جو کچھ ہے حاضر کرتا ہوں"۔ یہ کہہ کر دسترخوان ڈھونڈ کر سوکھی روٹی کے کچھ ٹکڑے لئے۔ اور دسترخوان پر رکھ دیئے۔ سلطان نے اس قدر رغبت اور شوق سے کھائے کہ شاید عمر بھر کوئی لذیذ غذا اس طرح نہ کھائی ہوگی۔ کھانے سے فارغ ہوکر کہا معاف کرنا۔ میں نے تمہیں کھانے کی زحمت دی۔ لیکن سنو! جس روز تم

باقی صـ ۲۹ پر

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

محبوبؐ غذائیں

مولانا حکیم محمد یونس ایم اے، راولپنڈی

کھانے پینے کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ خود کو کبھی خاص غذا کا پابند نہ بناتے۔ اس لئے کہ یہ طبیعت کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ اگر خلاف توقع عادت غذا استعمال کی جائے تو طبیعت اسے قبول نہیں کرتی۔

بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اپنے شہر کے باشندوں کے مزاج کے مطابق ہی غذا استعمال کرتے۔ خواہ وہ گوشت ہو، پھل ہو، روٹی ہو یا کھجوریں ہوں۔ اگر ماکول ومشروب یعنی کھانے اور پینے کی چیزوں میں سے کسی ایک میں ایسی کیفیت ہو۔ جسکے توازن واصلاح کی ضرورت ہوتی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اصلاح اس کی ضد سے کرتے اور ممکن طریقے سے توازن پیدا کرتے۔ اگر دشوار ہوتا تو اسی انداز سے تناول فرمالیتے۔ مثال کے طور پر آپ کھجور کے استعمال کے وقت تربوز کو بھی ملالیتے تاکہ تاکہ کھجور کی حرارت اور تربوز کی برودت سے توازن پیدا ہو جائے۔ اگر یہ چیز دستیاب نہ ہوتی تو آپ اپنی خواہش کے مطابق حسب ضرورت غذا استعمال کرتے۔

اگر کھانے سے طبیعت گریز کرتی تو آپ نہ کھاتے اور طبیعت کو کھانے پر آمادہ نہ کرتے یہی حفظان صحت کا واحد اصول ہے۔ کیوں کہ انسان جب طبیعت کی گریز کے باوجود کھا لیتا ہے تو بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر کھانے کی خواہش ہوتی تو تناول فرمالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ اور اسے تناول نہ فرماتے چنانچہ جب گوہ کا بھنا گوشت آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے اسے نہیں کھایا آپ کو گوشت بہت پسند تھا۔ اور دست کا گوشت بہت پسند تھا۔ بالخصوص بکری کے اگلے دست کا۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے ضباعہ بنت زبیر کا واقعہ نقل کیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے گھر میں ایک بکری ذبح کی۔ آپؐ نے ان کو کہلا بھیجا کہ "اپنی بکری میں سے ہمیں بھی کھلانا۔" انہوں نے قاصد سے کہا: "اب تو صرف گردن ہی باقی رہ گئی ہے۔ اور مجھے شرم آتی ہے کہ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجوں۔"

قاصد نے واپس جاکر جب آپ کو یہ خبر دی آپؐ نے فرمایا تو جاؤ اس سے کہو کہ وہی بھیجدے اسلئے کہ بکری کا اگلا حصہ ہے۔ اور بکری کی گردن کا گوشت خیر کے زیادہ قریب اور اذیت سے دور ہوتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ بکری کے گوشت میں سب سے لطیف حصہ گردن، پہلو یا دست کا حصہ ہوتا ہے۔ اس کے کھانے سے معدہ پر گرانی نہیں ہوتی۔ اور زود ہضم بھی ہوتا ہے۔ اور غذا کے سلسلے میں ایک اصولی بات ہے۔

کہ جس غذا میں تین اوصاف پائے جائیں۔ وہی اعلیٰ درجہ کی غذا ہوگی۔

اول :- یہ ہے کہ غذا اکثیر النفع ہو اور اعضاء پر پوری طرح اثر انداز ہوا ہے

دوم :- غذا لطیف ہو تاکہ معدہ گرانی محسوس نہ کر سکے بلکہ معدہ پر ہلکی ہو۔

سوم :- غذا زود ہضم ہو۔ غذا کی بہترین قسم ان خوبیوں کی حامل ہوتی ہے۔ اگر اس غذا کا تھوڑا حصہ بھی استعمال کر لیا جائے۔ تو کثیر مقدار کی غذا سے کہیں زیادہ نفع بخش ثابت ہوگی۔

آپ حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے۔ اور یہ تینوں چیزیں یعنی گوشت، شہد اور حلوہ، سب سے عمدہ ترین غذا ہے۔ اور یہ بدن اور جگر اور اعضاء کے لئے بے حد مفید ہے۔ اگر کوئی ان چیزوں کو بطور غذا استعمال کرتا ہے۔ تو اس سے صحت و قوت کی حفاظت میں غیر معمولی فائدہ ہوتا ہے۔ اور ان چیزوں کو وہی شخص ناپسند کر سکتا ہے جس کو کوئی مرض لاحق ہو۔ یا کسی افتاد کا شکار ہو۔

روٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سالن کے ساتھ استعمال فرماتے۔ اگر سالن میسر آتا۔ آپؐ سالن میں گوشت لے لیتے۔ اور فرماتے کہ دنیا اور آخرت دونوں جگہوں کے کھانے کا سردار ہے اس کو ابن ماجہ وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ اور کبھی آپؐ تربوز اور کبھی کھجور کے ساتھ روٹی تناول فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ آپؐ نے جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھ کر فرمایا۔ یہ اس روٹی کا سالن ہے۔ اور یہ بہترین غذا کی صورت ہے۔ اس کے لئے کہ جو کی روٹی ٹھنڈی ہے۔ اور کھجور اطباء کے قول میں گرم تر ہے۔ چنانچہ جو کی روٹی اس سالن کے ساتھ عمدہ ترین غذا ہے۔

کبھی آپؐ سرکہ کے ساتھ روٹی تناول فرماتے اور یہ فرماتے کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد میں پڑھی جانیوالی نظمیں

مرزا طاہر کے نام!

سید امین گیلانی

نکرے بل سے باہر آ
کھال ادھیڑ کے رکھ دوں گا
ہاتھ تو میرا چڑھنے دے
دُم کو پکڑ کے کھینچوں گا
سر کچلوں گا لیکر میں
ختم نبوت کا ڈنڈا
تو کیا ہے کچھ کر نہ سکے
تیرا باپ تیرا دادا
بجتا رہے گا دنیا میں
ختم نبوت کا ڈنکا
اسرائیل کا تو جاسوس
تو انگریز کا دُم چھلّہ
کریگا تیری سرکوبی
لشکر خان محمد کا!
دوزخ سے بچنا ہے اگر
توبہ کرے باز آ جا
اس جینے سے بہتر ہے
مر کھا کر نیلا تھوتھا
اُونچا رہے گا سدا امینؔ
ختم نبوت کا جھنڈا!

غدارِ وطن

غدارِ وطن غدار نبیؐ اس پاک وطن میں کیونکر ہیں
میں پوچھتا ہوں یارانِ وطن یہ کانٹے چمن میں کیونکر ہیں
ناموس محمد عربیؐ پر ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خوں مانگا ہم وقت کا دامن بھر دیں گے
باطل نے بھی ہم کو جانا ہے ہم دار و رسن کے راہی ہیں
ہم موت سے لڑنا جانتے ہیں اس بات کی قسمیں کھائی ہیں
باطل کی نبوت باطل ہے یہ زہر ہے ابنِ آدم کو
یہ ٹولہ ہے ابلیسوں کا کہہ دوں گا سارے عالم کو
ہو قادیاں یا پھر ربوہ ہو میخانے ہیں افرنگ کے یہ
یوں ننگ شرافت کہیئے انہیں اسلام کی راہ میں ننگ ہیں یہ
جمہور تقاضہ کرتے ہیں یہ کفر کی بستی ختم کرو!
یہ جاسوسوں کا ڈیرہ ہے اس ڈیرے کو ختم کرو!
ورنہ ہم پھر میدان میں ہیں سمجھو کہ کفن بردوش بھی ہیں
ہم ختم نبوت کے وارث اس راہ میں سر فروش بھی ہیں
تم سانپوں کے رکھوالے ہو کیوں دودھ پلاتے ہو ان کو
یہ پاک وطن کے دشمن ہیں تم دوست سمجھتے ہو جن کو
ہمت تو کرو جانباز ذرا یہ بیڑا ڈوبنے والا ہے!
تم دیکھتے ہو دجالوں کا اس دنیا میں منہ کالا ہے

جانباز مرزا

آنچ نہ آئے گی ناموس نبوتؐ پر

سید سلمان گیلانی، شیخوپورہ

کیا پرواہ جو باطل بڑا کمینہ ہے
آج نہیں تو کل یہ یقیناً ڈوبے گا!
آنچ نہ آئے گی ناموسِ نبوت پر
کافر کو ہو امن کہیں ناممکن ہے!
جھوٹے نبی کے پیرو بڑے منافق ہیں

حق کے ساتھ ہمارا مرنا جینا ہے
باطل کا منجدھار میں گھرا سفینہ ہے
سو سو جان سے حاضر میرا سینہ ہے
میرا تو مکہ ہے میرا مدینہ ہے
ہونٹوں پر تو ہنسی ہے دل میں کینہ ہے

سورج تو روشن ہے ختم نبوت کا!
پر دیکھے وہ کیا گیلانیؔ جو نابینا ہے

نوٹ: یہ نظمیں جلدی میں پڑھنے کے دوران نوٹ کی گئیں ہیں اس لیے غلطی کا امکان ہے

جہاد

دورِ حاضر کی اہم ضرورت

مولانا عبدالغنی طارق، رحیم یار خان

لفظ جہاد جہد سے ماخوذ ہے۔ جس کے لغوی معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں جہاد مسلمانوں کی اس اجتماعی جدوجہد کے لئے بولا جاتا ہے۔ جو انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے قوانین کو دنیا میں قائم کرنے اور بلند کرنے کے لئے کی جائے۔ اور اس میں جس چیز کی بھی قربانی کی ضرورت پیش آئے اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ اس کے لئے اپنا تمام مال و دولت اور اپنی جان قربان کرنے کی نوبت آئے تو ہزار مسرت و شوق کے ساتھ اسے بھی راہ خدا میں قربان کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاد سے تعلق رکھنے والے کاموں پر جتنا ثواب ہے۔ اتنا کسی اور اعمال پر نہیں۔ جہاد ہی کے مفہوم میں ایک لفظ احادیث میں ایک لفظ فی سبیل اللہ آتا ہے یہ لفظ اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے اگرچہ دوسرے اعمال میں بھی شامل ہے۔ مگر ابن الجوزی کا قول فتح الباری ج ۶ صفحہ ۳۶ پر نقل کیا گیا ہے۔

اذا اطلق ذکر سبیل اللہ فالمراد بہ الجہاد

مگر علامہ ابن البطال نے ایک جگہ سبیل اللہ سے عام طاعات مراد لی ہے۔ فتح الباری صفحہ ۲۳، ج ۶۔ ظاہر ہے کہ کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کوشش اور جدوجہد کے بہت سارے درجات ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر جدوجہد کے آخر میں گردن کٹانے کی نوبت آہی جائے۔ لیکن اسلام کا سپاہی اور اللہ کا غازی چونکہ آخر میں اس حد تک کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس رستہ کا ہر قدم اپنے اندر ایک اعلیٰ قدر و منزلت لئے ہوئے ہے۔ اس لئے قدم کی قیمت اسی جذبے کے مطابق ہوگی خواہ عمر بھر ایک بھی نیزہ جسم میں لگنے کی نوبت نہ آئے۔ اس لحاظ سے جہاد سے تعلق رکھنے والی تمام آیات و روایات کا تعلق مجاہدین اسلام سے ہے۔ کیونکہ دنیا کی ہر حکومت اپنی فوج کی خدمات کو اعلیٰ درجہ دیتی ہے۔ عام خدمت گاران ملک کو وہ درجہ نہیں دیتے۔ اگرچہ ہر خدمت گار اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے جو درجہ انہیں دیتے ہیں۔ عام خدمت گاران ملک کو درجہ نہیں دیتے اگرچہ ہر خدمت گار اپنی جگہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے جو درجہ غازی کا ہے۔ اس کے برابر کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

بہت سی روایات میں بعض نیک اعمال مثلاً نماز روزہ یا حلال کسب کو بھی جہاد وغیرہ سے افضل قرار دیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے (۱) کہ سب اعمال شریعت کے ہیں۔ اس لئے ان میں جو عمل زندہ ہوگا۔ شریعت کا ہی ایک حصہ زندہ ہوگا اس لئے سب اعمال کی کوشش کو بھی راہ خدا کی ایک کوشش کہا گیا ہے۔ (۲) اور کسی عمل کے صحیح وقت پر زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر جب مسلمانوں میں دشمنی ہو۔ وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوں۔ اس وقت گردن کٹانے والا افضل نہ ہوگا۔ جو حکمت و تدبیر سے ان میں صلح و صفائی کرا دے یہ ایک حدیث کا مفہوم ہے۔ جس کی طرف الترغیب والترہیب کے شارح نے صفحہ ۱۳۸ پر اشارہ کیا ہے۔ اس طرح جب ایک شخص بھوک و پیاس سے تڑپ رہا ہو۔ اس وقت جہاد سے کہیں افضل اس کو کھانا کھلانے میں ہے۔

یہ تو مسلمانوں کا آپس میں جھگڑے کے وقت ان کی صلح کرانے پر اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ آج دور وہ ہے۔ جس میں مسلمان اپنے خالق و مالک سے دور ہے۔ اس کے حکم کو بھلا دیا ہے جس ذات سے انسان کی ساری امیدیں وابستہ ہیں۔ جہاد میں بھی مسلمان ان کی مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو ساتھ لینے کیلئے محسن کائنات ﷺ نے بدر میں تمام رات مصلے پر گذاری۔ یہی اعمال ہی مسلمان کی اصل قوت ہیں۔ کثرت اسباب و کثرت عدد بغیر نصرت خداوندی کے کسی کام کی نہیں

اس زمانے میں انسانیت کے دلوں پر محنت کرنا جو اصلاح کا عمل ہے۔ اہم ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ جہاد ہے۔ جس پر انبیاء نے خاص کر محبوب خدا نے مکہ میں تیرہ سال تک محنت فرمائی۔ انسانوں کے دلوں میں ایسے جذبے پیدا ہوئے۔ جس سے ان کے لئے حکم الٰہی پر چلنا اتنا آسان نظر آتا تھا۔ جتنا آج ہمیں اس پر چلنا مشکل ہے۔ اس لئے امام غزالیؒ نے مشہور زمانہ

باقی صفحہ ۱۸ پر

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
تشخیص نا مردمی ...
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع ...

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

ہاؤس بلڈنگ سے قرضہ لیکر عمارت بنانا

سوال:۔ بلڈنگ ہاؤس سے لیا ہوا قرضہ جو کہ جگہ تعمیر کر کے قسط وار لی ہوئی رقم سے زیادہ دینی پڑتی ہے آیا اس صورت میں رقم لے کر عمارت بنانا جائز ہے؟

حافظ نور محمد اوستہ محمد

جواب:۔ شرعی قواعد کے مطابق یہ معاملہ جائز نہیں۔

متفرق مسائل

محمد امین بادینی تفتان

س:۔ ایک شخص ایک سو میل دور مثلاً تفتان سے نوکنڈی (۱۰۰ میل ہے) جاتا ہے یعنی اپنے شہر سے دوسرے شہر کوئی ضروری کام کے لئے جاتا ہے تو ظہر کی نماز راستے میں یا اسی مذکورہ شہر میں پڑھ لیتا ہے عصر کی نماز کے وقت واپس اپنے شہر یا گاؤں پہنچتا ہے پوچھنا یہ ہے کہ وہی ظہر کی نماز مسافری پڑھ لیں یا پوری؟

جواب:۔ ظہر کی نماز کے وقت سفر میں ہے اس لئے قصر پڑھ لے گا۔

س:۔ آیا کوئی شخص مال زکوٰۃ دینی جماعتوں مثلاً مجلس تحفظ ختم نبوت، تحفظ حقوق اہل سنت، جمعیت علماء اسلام کو دے سکتا ہے یا علماء حق کے زیر نگرانی شائع ہونیوالے ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی خدام الدین لاہور، احمد علی یادگار لاہور، نقیب ملت لاہور، ترجمان اسلام فدیہ دوں اور کیا اگر میں فدیہ نہ دوں قرآن پر روزوں کا بوجھ ہوگا کہ نہیں۔ نیز فدیہ کی شرح بھی بتائیں۔

جواب:۔ آپ اپنی والدہ کی طرف سے ہر روزے کے بدلے دو سیر گندم یا اس کی قیمت کسی محتاج کو دیدیں۔ انشاء اللہ ان کے ذمہ کا فرض ادا ہو جائے گا۔

داڑھی کترنے والے امام کی اقتداء

حافظ غلام حیدر فاروقی

(۱) ایسا شخص جو داڑھی کترتا ہے لیکن ہمارے شہر میں وہ خطیب ہے کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟ اگر نہیں ہے تو جو نمازیں ادا ہو چکی ہیں ان کے بارے میں علمائے کرام، شریعت محمدیؐ و فقہ حنفی کے مطابق کیا فرماتے ہیں؟

جواب:۔ داڑھی کترانے والا فاسق ہے اور فاسق کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ ایسے شخص کو امامت سے معزول کرنا اہل محلہ پر واجب ہے۔

(۲) ایسا امام خطیب جو حضورؐ کی حیات کا قائل نہ ہو بلکہ اپنی تقاریر میں لوگوں کو بھی گمراہ کرتا ہو کہ جو حضورؐ کی حیات کا قائل ہے وہ کافر ہے۔ ایسا عقیدہ تو یہودیوں اور شیعوں کا ہے۔ یہی امام حضورؐ کی شان میں گستاخ الفاظ استعمال کرتا ہو۔ ایسے امام خطیب کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں۔ یہ امام اکابر علمائے دیوبند اور صحابہؓ کے عقیدہ کو کافروں اور یہودیوں کا عقیدہ قرار دیتا ہو کیا غضب ہے؟

جواب:۔ ایسا شخص اہل بدعت کے زمرے میں شامل ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور اس کا عزل واجب ہے۔

(۳) ایسا امام جو صرف ذاتی عناد اور تعصب کی بناء پر مسجد میں قرآن نہ پڑھانے دے اور کوئی دینی اختلاف بھی نہ ہو صرف تعصب سے ذاتی بغض پر مسجد کو ویران کرتا ہو۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ جو حکم نمبر ۲ کا لکھا گیا وہی اس کا ہے۔

تحفۃ المصلی کی حقیقت کیا ہے؟

نور العالم عثمان ٹاؤن کراچی

س:۔ سابق مشرقی پاکستان کے شہر ڈھاکے کی چھپی ہوئی ایک کتاب بنام "تحفۃ المصلی معروف بہ مجموعہ نیت نامہ" میں مختلف نوافل نمازوں کے نام کے ساتھ ترکیبیں ہیں مثلاً ایک نماز "صلوٰۃ الاسرار" جو حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے منقول ہے، دوسری صلوٰۃ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اس نماز کی نیت اس طرح لکھی گئی ہے نویت ان اصلی تسبیح فاطمۃ الزھراء بنت حضرت خدیجۃ الکبریٰ اللہ اکبر تیسری نماز شب عاشوراء:۔ اس کی نیت اسطرح مرقوم ہے نویت ان اصلی اللہ تعالیٰ رکعتی صلوٰۃ العاشوراء متوجہا الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر، چوتھی نماز البرات، پانچویں نماز شب قدر وغیرہ وغیرہ ان سب نمازوں کی نیت کے ساتھ ترکیبیں بھی لکھی ہیں جواب تک کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گزری۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کتاب میں وضو کے دوران مختلف اعضاء کے دھوتے وقت جو دعائیں لکھی ہیں وہ عام طور پر علماء نے بتائیں اور کتابوں میں دعائیں ہیں ان سے مختلف ہیں۔

کتاب کے دیباچے میں مصنف کا نام محمد دائم اللہ مفتی لکھا گیا ہے غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتاب مذکورہ بالا تحفۃ المصلی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس میں ذکر کردہ نوافل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا یہ حدیث سے نہیں تو کم از کم اکابر و اسلاف امت سے ثابت ہیں یا نہیں اور ان پر عمل درآمد کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:۔ نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے سوال میں جو نمازیں اور ان کی نیتیں نقل کی گئی ہیں وہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

ہیروئن

خوفناک زہر

جس نے ۷۰ فیصد نوجوانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

از: مولانا محمد یوسف قریشی

اسلام سلامتی ہے اور اسلام پوری کی پوری انسانیت کی سلامتی اور بقا چاہتا ہے اور اسلام کا ہر سبق پوری کائنات کو اس سلامتی کی راہ پر گامزن کرنے پر مامور ہے۔ بات گویہ کہ ——— ہر فرد کو اس طور پر اس کا پابند بنایا گیا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ "آپ کو بہترین امت ٹھہرایا گیا ہے تاکہ تم ان کو نیکی کی ہدایت دو۔ اور برائی سے روکو" ہر مسلمان کے ذمہ ٹھہرایا گیا ہے۔

کہ وہ کائنات کی فلاح کے لئے قدم آگے بڑھائے۔ انسان کو چھوڑیئے۔ مسلمان کو حیوان کی بھی خبر گیری اور اس سے بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انسانیت کو تباہی و بربادی کی طرف لے جانے والی چیز ہیروئن ہے۔ جس نے پوری دنیائے انسانیت کے افراد میں تباہی مچانا شروع کر دی ہے۔ اسلام میں تمام نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔" ہیروئن انسانیت کے لئے ایک ایسا تباہ کن نشہ ایجاد ہوا ہے۔ کہ یہ میرے خیال میں ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس وقت پوری دنیا اس موذی نشہ کی لپیٹ میں ہے۔ علماء کرام اور دانشوران قوم نے اسلام اور ملت کی محبت کے جذبے کے تحت اس تباہی سے معاشرے کو بچانے کی کوشش نہ کی تو نہ صرف وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام ہوں گے۔ بلکہ عنداللہ بھی ان کاموں کا مواخذہ ہوگا۔ معاشرتی برائیوں کا انسداد ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اور پھر ایسی چیز جس کے استعمال سے دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جائیں۔ اس کا سدباب تو اس دور میں بنیادی فرائض میں داخل ہے سرکار دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "کہ تم میں سے ہر ایک سربراہ ہے۔ اور ایک حدیث پاک میں حضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ وہ مسلمان نہیں جو دوسرے مسلمانوں کے مجموعی مفاد کے لئے اہتمام نہیں کرتا۔"

علماء اور مشائخ منشیات کے سدباب کے لئے جدوجہد کریں

میرے خیال میں آج کے دور میں علماء کرام اور تمام مذاہب سے لگاؤ رکھنے والے افراد کی سب سے اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ان تباہ کن نشہ آور اشیاء اور ہیروئن سے مخلوق خدا کو بچانے کیلئے تبشیری جذبہ اور پوری قوت ایمانی کے ساتھ میدان عمل میں اتریں۔ ہر محلہ میں اصلاحی کمیٹیاں قائم کریں۔ جو ایک تو کسی کو اس نشہ کی طرف مائل نہ ہونے دیں۔ اور دوم اس معاشرے کے ناسور اور انسانیت کے دشمن بھیڑیا نما انسان جو چند ٹکوں کی خاطر اللہ کی مخلوق کی تباہی و بربادی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ان قاتل انسانیت افراد کو نرغے میں لینا چاہئے۔ اور ان کے متعلق معاشرہ اور سوسائٹی میں ایسی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ کہ لوگ ان کو دشمن دین و ملت سمجھ کر مکمل طور پر ان کا سماجی بائیکاٹ کریں۔ یہ کتوں سے بھی بدتر سلوک کے مستحق ہیں۔ یہ مسلمانوں کو اللہ کی مخلوق اور خالق ارض و سما کائنات کے دشمن، ڈاکو، لٹیرے ہیں۔ یہ اپنی نحوست اور حرام دولت کی وجہ سے کسی اعزاز و احترام کے مستحق نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں ذلت ہے۔

معاشرے کے ذمہ دار افراد کے فرائض میں اس دور میں یہ بھی ہے کہ وہ ایسے سرکاری افسروں اور اہلکاروں پر بھی نظر رکھیں۔ جو ان انسانیت دشمن اسمگلروں کے پاس آتے ہیں۔ اور ان کی مجالس کو رونق بخشتے ہیں۔ اور ان سے مال اور مفادات حاصل کرتے ہیں۔ اگر ایک بار اس سلسلہ میں مذہبی طریقے پر منظم کوشش کی گئی۔ تو میرے خیال میں ہیروئن کے بیوپاری، انسانیت کے ان دشمن افراد کے لئے جینا دوبھر ہو جائے گا۔ وہ اپنی روش اور کاروبار بدلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اور اب تو وہ اپنی دولت اور سرکار کے گھر میں رسوخ کی وجہ سے اپنی مصنوعی شان بنا کر چلتے ہیں۔ اور ہر قسم کی گرفت سے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ ہیروئن ایک ایسا سریع الاثر سفوف ہے۔ جو انسان کو بہت جلد اپنا بنا لیتا ہے۔ اور پھر دنیا میں اب تک رائج تمام نشہ آور اشیاء کی نسبت بہت تیزی کے ساتھ انسان کے اعصاب کو معطل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس کا عادی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو جاتا ہے۔ ہیروئن جلد ہی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور انسان معاشرے میں عضو معطل بن کر رہ جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہیروئن ایک خوفناک زہر کی حیثیت رکھتی ہے۔ مگر جب اس میں گندہ بروزہ گوند اور زہر بھی شامل ہو۔ تو اس کی شدت

منشیات کا کاروبار کرنیوالے انسانیت اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔

کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ طبی ماہرین اب ملاوٹ والی ہیروئن کو اصل کے مقابلے میں زیادہ تباہ کن قرار دیتے ہیں۔

ملک عزیز پاکستان میں بھی یہ نشہ وبائی صورت اختیار کر گیا ہے۔ ابتداء میں ہیروئن کے سمگلر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہتے تھے۔ کہ یہ ہیروئن ہم یورپ والوں کے لئے تیار کرکے بھیجتے ہیں۔ کہ وہ اسلام سے خراب ہوں۔ یہ پاکستان اور مسلمانوں کے لئے نہیں ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کا کھلا دھوکا تھا۔ انسان کی تباہی چاہے۔ وہ انسان یورپ کے ہوں۔ یا مشرق کے، مغرب کے ہوں اسلام کے بنیادی اصولوں اور تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر یورپ میں برائی ہے تو اسلام کا یہ حکم ہے کہ ان کو اسلام کی طرف بلاؤ۔ بھلائی کا راستہ بتاؤ، ان کو اپنے مذہب اپنے اخلاق و کردار اور مذہب کی تعلیم سے متاثر کرو۔ ان کے لئے سوائے اس راستہ کے دوسرا راستہ نہ رہے۔ بہرحال ابتداء میں ان انسانیت دشمن افراد کی یہ ایک تکنیک تھی۔ آج لوگ دیکھ رہے ہیں کہ خود پاکستان اس وبا کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ اس وقت ملک میں ایک شہر کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ اور چند دوسرے شہروں میں ہیروئن کی فروخت کے دو سو خفیہ اڈے قائم ہیں۔ ان میں ۱۵۰ مرکز ایسے ہیں جہاں سمگل ہو کر پہنچتی ہے۔ اور وہاں فروخت ہونے کے لئے مختلف علاقوں میں بھجوائی جاتی ہے۔ یہ کام عام طور پر بعض رکشہ، ٹیکسی، ڈرائیور، پان فروش، چائے خانے اور دوائیں فروخت کرنے والے کرتے ہیں۔

ملک میں ہر پندرہ منٹ بعد ایک شخص ہیروئن کے نشے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مجلس سماجی کارکنان پاکستان کے ایک سروے کے مطابق ۱۹۸۰ء کے وسط تک ایک شخص بھی ہیروئن کے نشے کا عادی نہ تھا۔

جبکہ اس سال کے اواخر تک چھ فیصد اس نشے کے عادی ہو گئے۔ ہر پانچ منٹ کے بعد ملک میں ایک شخص ہیروئن کا عادی ہو رہا ہے ۱۹۸۱ء کے وسط تک منشیات استعمال کرنے والے نوجوانوں میں ناخواندہ افراد کی کثرت تھی۔ لیکن حالیہ سروے کے مطابق صورت حال بدل گئی ہے اور اب منشیات میں صرف ہیروئن استعمال کرنے والے نوجوانوں میں ۴۲ فیصد تعداد تعلیم یافتہ اور زیر تعلیم نوجوانوں کی جن میں پرائمری سکول سے لے کر یونیورسٹی سطح تک کے طالب علم شامل ہیں۔

دولت کمانے کے نشے میں یہ معاشرے کے ناسور خدا کے خوف سے عاری سمگلر اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ اب یہ لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مسلمانوں کے لئے جو جہاں میں مکہ اور مدینہ سے زیادہ متبرک و مقدس کوئی مقام نہیں۔ پوری دنیا کہ

یہاں سے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ جیسے مقدس مقامات پر بھی ہیروئن بھیجی جا رہی ہے

کی عظمت کی قائل ہے۔ جہاں کے تقدس کی حالت یہ ہے کہ ان مقامات میں صرف غلامان رسولؐ داخل ہو سکتے ہیں۔ دیگر کسی کو داخلے کی بھی اجازت نہیں۔

انسان کے قاتل سمگلر اب وہاں بھی ہیروئن سمگل کر رہے ہیں۔ یوں یہ خدائے ذوالجلال کے کعبۃ اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مجھے چند روز قبل ایک صاحب نے بتایا کہ فلاں کہتا ہے کہ میری دو کروڑ روپے کی ہیروئن مدینہ پہنچ گئی ہے۔ جس کی اطلاع مجھے بھی ملی ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مکینوں اور مسلمانوں کے ساتھ محبت و الفت کرنا مومنوں کے لئے جزو ایمان ہے۔ یہ سمگلران شہروں اور ان کے مکینوں کو بھی چند سکوں کی خاطر تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں یوں یہ خدا اور اس کے رسولؐ سے دشمنی کا اظہار کرکے اپنی آخرت تباہ کر رہے ہیں۔ یہ معلوم ہونے کے بعد بھی اس قسم کے سمگلروں سے مسلمان سماجی تعلقات بحال رکھیں گے؟ میرے خیال میں اس کے بعد وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ ہیروئن کا منبع افیون ہے۔ افیون سے اس کو تیار کیا جاتا ہے۔ افیون بذات خود بھی ایک نشہ ہے۔ اگر ہیروئن کی جڑ کو کاٹنا ہے تو پوست کی کاشت کو ختم کرنا پڑے گا۔ حکومت کا بھی کام ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے۔ لیکن حکومت سے زیادہ بھی اس کی ذمہ داری راہنمایان قوم، دانشوروں، اور علماء کرام پر عائد ہوتی ہے۔ کہ یہ بات ذہن نشین کرائیں۔ کہ اگرچہ پوست کی کاشت سے ان کی نسبت دوسری فصلوں سے آمدن بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن ان کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ آخرت کے لئے کھیتی ہے۔ یہاں جو بوئے گا۔ وہاں وہ کاٹے گا۔ یہ فصل تو مخلوق خدا کو برباد کرنے والی ہے۔ اس میں خیر نہیں شر ہی شر ہے۔ کیا آپ آخرت میں اپنے لئے شر جمع کرنا چاہتے ہیں۔ پوست کی کاشت کا خاتمہ رضاکارانہ طور پر رضائے الٰہی اور مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے ہونا چاہیئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بہترین آدمی وہ ہے۔ جو اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچائے اس حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں بدترین آدمی وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے۔ ہیروئن سے زیادہ انسان کو نقصان دینے والی اور چیز کیا ہے۔ اور کیا ہو گی ایک اور حدیث پاک ہے کہ مسلم وہ ہے جس کے

باقی صفحہ ۲۶ پر

امام المجاہدین، بلبلِ خطیب، امیر شریعت، حضرت مولانا

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رح

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی
مانسہرہ

شاہ جی رح ابتدا میں صرف وعظ فرمایا کرتے رسم و رواج کے خلاف تقاریر کرتے کوئی انقلابی پروگرام شاہ جی رح کے ذہن میں نہ تھا لیکن جب ۱۳ اپریل ۱۹۱۹ء کے جلیانوالہ باغ کا حادثہ رونما ہوا اور ننگ صنعت جنرل ڈائر نے ہزاروں ہندوستانی باشندوں کو خاک و خون میں سلا دیا تمام حالات جب امیر شریعت نے دیکھے تو انگریز کے خلاف وہ نفرت پیدا ہوئی جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا شاہ جی رح اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں ایک چیز سے محبت کرتا ہوں اور وہ ہے قرآن مجھے صرف ایک چیز سے نفرت ہے اور وہ ہے انگریز۔" میں سمجھتا ہوں کہ زندگی کے تجربوں اور مشاہدوں نے میرے ان دو جذبات میں بلا کی شدت اور حرارت پیدا کر دی ہے۔

امیر شریعت کا اعزاز

مارچ ۱۹۳۰ء کے آخری دنوں لاہور میں انجمن خدام الدین کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت دیوبند کے شیخ الحدیث علامہ انور شاہ کاشمیری رح نے فرمائی وقت اور حالات کی موجودگی میں علماء ہندوستان کا یہ تاریخی اجتماع تھا دو سو علماء کے ساتھ حضرت شاہ جی رح اس جلسے میں شریک ہوئے یہ عظیم اجتماع تھا صدارتی تقریر ہو رہی تھی کہ شاہ جی جلسہ گاہ میں پہنچے حضرت علامہ انور شاہ فرما رہے تھے۔ " کہ دین کی قدریں بگڑ رہی ہیں۔ کفر چاروں طرف سے یلغار کر چکا ہے اس وقت مسلمانوں کو اپنے لئے ایک امیر کا انتخاب کرنا چاہئے اس کے لئے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کو منتخب کرتا ہوں وہ نیک بھی ہیں اور بہادر بھی۔ اس وقت انہوں نے فتنہ شاتم رسول اور شاہ ڈا ایکٹ کے سلسلے میں جس جرات اور دلیری سے دین کی خدمات کیں آئندہ بھی ان سے ایسی ہی توقع ہے۔" یہ کہہ کر حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری نے اپنے دونوں ہاتھ شاہ جی کی طرف بڑھائے اور شاہ جی نے اپنے دونوں ہاتھ حضرت انور شاہ رح کے ہاتھوں دے کر فرمایا۔" کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت نے میرے ہاتھ پر بیعت کی بلکہ حضرت نے مجھے اپنی غلامی میں قبول فرما لیا ہے۔"

یہ جملے کہہ کر شاہ جی زار و قطار رونے لگے اور ان کا سارا جسم کانپنے لگا اس کے بعد باقی علماء جن کی تعداد پانچ صد تھی اسی وقت شاہ جی رح کے ہاتھ پر بیعت کی ان بیعت کرنے والے حضرات میں قطب دوران مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی رح، مولانا ظفر علی خان صاحب مرحوم، مولانا سید یوسف بنوری رح جیسی شخصیات تھیں۔ حیات امیر شریعت صفحہ ۱۳۴ یہ مقدر کی بات ہے امیر شریعت رح کو یہ اعزاز ویسے ہی نہیں ملا ان کی قربانیاں تھیں دینی خدمات تھیں

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

قیام پاکستان کے بعد قادیانیت تمام بڑے بڑے کلیدی عہدوں پر قبضہ کر بیٹھی وزیر خارجہ ان کا تھا فوج میں بڑے کلیدی عہدے ان کے پاس تھے وہ اقتدار پر مکمل قبضہ کے خواب دیکھ رہے تھے مرزا محمود نے اپنے چیلوں کو باقاعدہ ہدایات دے رکھی تھیں اور مسلم اکثریت کو دھمکیاں دی جا رہی تھیں مثلاً۔ "وہ احمدیت کے مخالف عنقریب مرزا صاحب یا ان کے کسی جانشین کے سامنے مجرموں کی طرح پیش ہونگے"

(خطبہ جمعہ مرزا محمود الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۵۲ء)

احمدیوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ فوجی محکموں کی طرح گورنمنٹ کے دوسرے محکموں میں بھرتی ہونے کی کوشش کریں تاکہ تبلیغی پروگرام کو تقویت پہنچے۔

خطبہ جمعہ مرزا محمود ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء

ایسے حالات پیدا کر دو کہ ۱۹۵۲ء گزرنے سے پہلے دشمن احمدیت کے آغوش میں گرنے پر مجبور ہو جائیں۔ الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۵۲ء

اس کے علاوہ قادیانیوں نے اقتدار پر قبضہ کی مکمل تیاری کر لی تو امیر شریعت رح کی فراست ایمانی کام آئی انہوں نے تمام مسلمان فرقوں کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مجلس عمل قائم کی اور راست اقدام کا اعلان کر دیا یہ ایک لمبی کہانی ہے۔

حضرت امیر شریعت رح فرماتے تھے کہ محبوب کی ختم نبوت کی حفاظت عقل کا نہیں عشق کا مسئلہ ہے وہ مان ہی مر گئی جو نبی جنے مشاطہ ازل نے تیری زلفوں میں کنگھی ہی توڑ دی! اب یہ گنڈل تو باقی رہیں گے لیکن کسی کنگھی کی ضرورت نہیں رہے گی آئیے ہمارے ساتھ تعاون کیجئے پھر یہ عوام کی آواز ہو گی حکومت کو سننا پڑے گا ہم بھی حالات بدل کر دکھا دیں گے دیوانے بن جاؤ عقل کو جواب دے دو یہ عقل کا نہیں عشق کا مسئلہ ہے صحابہ کرام رضی صحیح معنوں میں دیوانگان محمد تھے، بس

خدا با تیاں مے پرستی کنید
محمد بگوئید و مستی کنید

مجذوب کی دعا

مقدمہ گورداسپور کی مصروفیت کے باوجود امیر شریعت اپنے مشن کے لئے رواں دواں رہے ۱۹۳۴ء کا سال آخری دموں پر تھا کہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر امیر شریعت کو ملتان جانا پڑا جلسے کی غرض و غایت مد نظر تھی اور اس پر خاموشی کا یہ عالم جیسے انسانی سروں پر پرندے بیٹھے رہے ہوں رات کے اس سکوت کو صرف امیر شریعت کی آواز توڑ رہی تھی واقعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے اسے تمثیلی انداز میں پیش کیا اور حاضرین کی محویت کا یہ عالم تھا کہ وہ محسوس کرنے لگے جیسے حضور نبی کریمؐ کی سواری اُن کے سامنے سے گذر رہی ہے امیر شریعتؒ نے فرمایا "سوہنا معراج نوں چلیا فضا رک گئی" یہ بات کہہ کر مجمع سے پوچھا اے بھائی کچھ سمجھے تو آواز آئی شاہ جی نہیں سمجھے۔ پھر امیر شریعتؒ نے فرمایا "سوہنا معراج نوں چلیا فضا تھم گئی"۔ پھر مجمع سے پوچھا کچھ سمجھ آئی ہے تو آواز آئی نہیں امیر شریعتؒ نے فرمایا "اچھا تے فرنگی زبان وچ ہی تہانوں سمجھاں" تو امیر شریعتؒ نے فرمایا "تیرے لونگ دا پیا لشکارا تے ہالیاں نے ہل ڈک لئے"۔ عوام نے جب یہ سنا تو پھڑک اُٹھے اور عین ایسے وقت مجمع سے ایک مجذوب اُٹھا اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اس نے ملتانی زبان میں کہا "سیدا شالا اتھائیں دفن تھیویں"۔ اے سیدا خدا کرے آپ یہیں دفن ہوں۔ یہ ۱۹۳۴ء کی بات ہے اس وقت حضرت امیر شریعتؒ کا مستقل قیام امرتسر میں تھا قیام پاکستان کے بعد شاہ جی ملتان منتقل ہوئے اور بالآخر وہیں وفات ہوئی اور آج وہاں آرام فرما ہیں یہ اس مجذوب کے منہ سے نکلی ہوئی دعا تھی۔

پنڈت کرپا رام برہمچاری

اگست ۱۹۳۴ء کے دوسرے ہفتے انجمن اصلاح المسلمین کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لئے میرپور آزاد کشمیر میں دعوت دی جسے امیر شریعت نے منظور کرلیا۔ لیکن ریاستی حکام اور برطانوی سامراج کسی طرح بھی پسند نہیں کرتے تھے کہ امیر شریعتؒ کشمیر کے کسی حصے میں داخل ہوں چنانچہ پولیس نے کوچہ انگریزاں امرتسر مسلح پولیس کے محاصرہ میں تھا۔ پولیس افسران امیر شریعتؒ سے ایک نوٹس کی تعمیل کرانا چاہتے تھے جس کا مقصد یہ تھا کہ امیر شریعت کشمیر کی حدود میں داخل نہ ہوسکیں پولیس اپنے ارادے میں مایوس ہوئی کیونکہ امیر شریعت گھر نہیں تھے اس ناکامی کے بعد پنجاب بھر کے تمام پولیس اسٹیشنوں کو مطلع کردیا گیا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو کسی صورت اور کسی راستے سے بھی کشمیر کی حدود میں داخل نہ ہونے دیا جائے نیز تمام ریلوے اسٹیشنوں، لاریوں کے اڈوں اور دوسرے پیدل پہاڑی راستوں پر خفیہ پولیس تعینات کر دی گئی اور اس طرح امیر شریعت کے کھوج میں پوری مشینری حرکت میں آگئی۔ امیر شریعت کو حکومت کے اس ارادے کی اطلاع ضلع جالندھر کے ایک گاؤں میں دی گئی۔

انسان اگر اپنے عزم میں مخلص ہو تو آسمانوں کی بلندیاں اس کے قدم لیتی ہیں ستارے فرش راہ ہوتے ہیں سورج کی کرنیں اسے چاند کے ہالے تک پہنچاتی ہیں لیکن حوصلے کی پستی خلوص کی معراج تک پہنچ کر بھی انسان کو اس شکست سے نہیں بچا سکتی تمام آہنی پابندیوں کے باوجود امیر شریعت نے اپنے وعدے پر میرپور پہنچنے کا فیصلہ کرلیا پولیس اس یقین پر کہ امیر شریعت اب گھر نہیں آئیں گے اس مورچے سے غافل ہوگئی اسی رات بارہ بجے امیر شریعت گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ میرپور سے کوئی صاحب لینے کے لئے آئے ہیں اور اس وقت وہ محلہ کی مسجد میں سو رہے ہیں امیر شریعت نے انھیں بیدار کیا اور صبح چھ بجے کی گاڑی سے روانگی کا فیصلہ کرکے سوگئے رات کے چار بجے اسٹیشن کے ایک ویران کونے میں جا پہنچے نیز ساتھی سے کہہ دیا کہ تم گاڑی میں میرے ساتھ نہ بیٹھنا اگر مجھے آواز دینے کی ضرورت ہو تو شاہ جی کی بجائے "پنڈت کرپا رام برہمچاری" کہہ کر آواز دینا۔ ہندی میں پنڈت کے معنی اونچی ذات کے ہیں اور مسلمانوں کے ہاں سید، سردار کے معنی میں مستعمل ہے۔ "کرپا" ہندی میں عطاء کرنے کو کہتے ہیں اور "رام" "اللہ" کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے ہندی میں برہمچاری مجرد کو کہتے ہیں امیر شریعتؒ نے بخاری کا وزن برابر کرنے کے لئے یہ لفظ استعمال کیا۔ اس طرح "پنڈت کرپا رام برہمچاری" "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" کے ہم معنی بن گیا۔ یوں امیر شریعت نے بلند مقاصد کی ادائیگی اور پولیس کی گرفت سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے نام کا ہندی ترجمہ کرلیا تاکہ پولیس یا دوسرا کوئی سرکاری کارندہ چوکس نہ ہو۔ نیلے رنگ کا تہہ بند، نیم آستین کی کُرتی سر پر موٹے کھدر کی پگڑی اور ہاتھوں سے خالی لیکن پنجاب پولیس امیر شریعت کو مندرجہ ذیل لباس میں دیکھنے کی عادی تھی۔ سر پر کپڑے کی گول ٹوپی نیم آستین کا لمبا کرتہ گھٹنوں سے اونچا پاجامہ اور ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا۔ اجنبی لباس میں نہ تو امیر شریعت پولیس سے پہچانے گئے اور نہ ہی سفر میں کسی دوسرے مسافر نے۔ جہلم کے اسٹیشن پر اترتے وقت ضرورت پڑی تو ہمراہی نے امیر شریعت کو تلاش کے لئے پنڈت کرپا رام کہہ کر مسلسل پکارا مگر امیر شریعت اُسے ریلوے حدود سے دور جا کر ملے۔

میرپور، جہلم سے نو میل دور دریائے جہلم کے اس پار آبادی کا نام ہے یہ کشمیر کے ان باشندوں پر مشتمل ہے جن کے اکثر افراد پہلی جنگ عظیم میں بھرتی ہو کر استعماری فوج کے دوش بدوش لڑ چکے تھے۔ تحریک کشمیر کے دوران بھی اس بستی کے عوام نے اپنی آزادی کے لئے مجلس احرار کے تحت بڑی قربانی کی تھی۔ پولیس کے انتظامات امرتسر سے جہلم تک مکمل ہو چکے تھے لیکن مجرم محافظوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنی منزل کے سامنے کھڑا تھا۔

میرپور کے سامنے سے گذرتے ہوئے دریائے جہلم کی چیخ و پکار سے پتھروں کے دل دھڑک رہے

تھے۔ ناخدا کشتیوں کے پتوار پھیلائے موجوں سے برسر پیکار تھے کہ امیر شریعتؒ نے پتن پر قدم رکھا۔ پولیس ہر مسافر کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔

حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے امیر شریعت نے پتن سے دریا کو عبور کرنا مناسب نہ سمجھا اور ۲ میل اوپر جا کر دریائے جہلم کو پار کیا۔ اور پھر کئی میل پیدل سفر کے بعد میر پور میں داخل ہو گئے۔ ہمراہی کو متنبہ کیا کہ تم جاؤ لیکن میری آمد کی اطلاع نہ کرنا۔ میں آپ سے آپ جلسہ گاہ میں پہنچ جاؤں گا۔

انجمن کے سالانہ اجلاس کا آخری دن تھا ریاستی حکمران مطمئن تھے۔ برطانوی پولیس اپنے کارنامے پر خوش تھی کہ عطاء اللہ شاہ بخاری ریاست میں داخل نہیں ہو سکا۔ منتظمین نے اس خوف سے کہ انجمن کی بدنامی نہ ہو اور رات کے اجلاس میں لوگوں کی حاضری کم نہ ہو شہر میں منادی کرا دی کہ رات آخری اجلاس میں امیر شریعت عوام سے خطاب کریں گے اجلاس شروع ہوا تو صدر جلسہ نے قوم سے معذرت کی اور یوں کہا۔

” ہمیں افسوس ہے کہ امیر شریعت ریاستی اور برطانوی قانون کی پابندیوں کے باعث تشریف نہ لاسکے“ ابھی یہ فقرہ ادھورا تھا کہ امیر شریعتؒ نے جلسے کے ایک کونے سے آواز دی ”آپ غلط کہتے ہیں“۔ یہ فقرہ کہتے ہوئے اور مجمع کو چیرتے ہوئے اسٹیج کی جانب بڑھتے گئے لوگ حیران تھے کہ یہ دیہاتی کون ہے کہ صدر استقبالیہ کی بات کاٹ رہا ہے۔ اب امیر شریعتؒ سٹیج پر تھے اور بھاری بھر کم کھدر کی پگڑی اتار کر عوام کے سامنے کھڑے تھے۔ اس مجمع کا حال دیکھنے والا تھا۔ آخر امیر شریعتؒ نے صبح چار بجے تک تقریر کی

امیر شریعتؒ کے میر پور پہنچنے کے نتیجے میں پنجاب پولیس اور ریاستی حکام کے کئی آفیسر معطل ہوئے اور انہی دنوں میر پور کے اکثر دیہاتوں میں بغاوت پھیل گئی جس کے نتیجے میں کئی سرکاری عمارات کو نذر آتش کر دیا گیا۔ حیات امیر شریعت ص۱۵۹

قیام پاکستان کے بعد امیر شریعتؒ نے تمام مکاتب فکر کو ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع کیا اور ختم نبوت کی تحریک چلائی گو اس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات سوائے ایک مطالبہ کے کہ قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں کو برطرف کیا جائے دیگر مطالبات ارباب اقتدار نے نہ مانے لیکن اس کی بنیاد رکھ دی جس کا صلہ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں مسلم قوم کو ملا اور کچھ مطالبات تاحال تشنۂ تکمیل ہیں۔ کاش آج امیر شریعت زندہ ہوتے تو اپنی آنکھوں سے قربانیوں کے ثمرات کا مشاہدہ فرماتے جو انہوں نے پس دیوار زنداں برطانوی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پیش کئے۔

۵۳ء میں اقتدار پر براجمان لوگوں نے تحریک ختم نبوت کو سیاسی مخالفت پر محمول کیا اور ہر طرح سے امیر شریعتؒ کے خلاف پروپیگنڈہ کیا اس کے جواب میں امیر شریعت نے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت میں تمام شہداء کا خون میرے سر ہے۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے ذاتی مفاد یا سیاسی اغراض کے لئے لوگوں کو نہیں پکارا۔ میں نے اپنے نانا خاتم النبیین کی عزت و ناموس کے تحفظ کی دعوت دی ہے اور ان تمام شہیدوں کا لہو میرے سر ہے اگر میرے دل میں کسی قسم کی ذاتی غرض ہو۔ کل قیامت میں جو لوگ تحریک ختم نبوت میں جہاں جہاں شہید ہوئے ان کے خون کا جوابدہ میں ہوں وہ عشق رسالت میں مارے گئے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان میں جذبۂ شہادت میں نے پھونکا تھا جو لوگ ہمارے ساتھ رہ کر ان کے خون سے دامن بچانا چاہتے ہیں اور کنی کترا رہے ہیں میں آج کہتا ہوں۔ کہ حشر کے دن بھی ان کے خون کا ذمہ دار ہوں گا وہ عشق نبوتؐ میں اسلامی سلطنت کے بلاکو خاں کی بھینٹ چڑھ گئے لیکن ختم نبوت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سات ہزار حافظ قرآن صحابہ اس مسئلہ کی خاطر شہید کرائے تھے۔

امیر شریعتؒ کی زندگی ریل اور جیل میں گذری مجموعی طور پر شاہ جیؒ نے گیارہ سال جیل کاٹی فرنگی کے خلاف ہر تحریک میں حصہ لیا انگریز سے اتنی نفرت تھی کہ فرمایا کرتے تھے کہ میں ان سوروں کا ریوڑ چرانے کے لئے بھی تیار ہوں جو انگریز کی کھیتی خراب کریں میں ان چیونٹیوں کو شکر کھلانے کے لئے آمادہ ہوں جو صاحب بہادر کو کاٹ کھائیں فرماتے تھے کہ انگریز مسلمانوں کی روحوں کا قاتل ہے۔

شاہ صاحب اتنے غیور تھے کہ ساری زندگی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا حالانکہ اگر چاہتے تو اپنا سونے کا محل بنا سکتے تھے لیکن ساری زندگی کرایے کے مکان میں گذار دی ۹ مئی ۱۹۵۸ء کو صدر پاکستان جنرل سکندر مرزا ملتان آئے تو انہوں نے حضرت امیر شریعتؒ سے ملاقات کی خواہش کی اس ملاقات کے مہتمم مجلس احرار کے مشہور شیعہ رہنما مظفر علی شمسی صاحب تھے جب امیر شریعت کو اس کی اطلاع ہوئی کہ گیلانیوں کی دعوت کے موقعہ پر صدر مملکت مجھ سے ملنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے شمسی امیر شریعتؒ کو لینے آئے ہیں تو امیر شریعتؒ نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا۔

شمسی! تم میرے عزیز ہو میں تمہارا حکم ٹال نہیں سکتا لیکن یہ سوچ لو کہ تم دونوں کی پوزیشن کو خطرے میں ڈال رہے ہو سکندر مرزا ملک کے صدر ہیں اگر وہ فقیر کے جھونپڑے میں آئیں تو یہ اُن کی حیثیت کے خلاف ہے اور اگر میں انہیں ملنے جاؤں تو اپنی عمر بھر کی کمائی برباد کر بیٹھوں گا لہذا یہی بہتر ہے کہ میری طرف سے معذرت کر دو۔ ابھی اس پر بحث ہو رہی تھی کہ لاہور میں ڈاکٹر خان صاحب پر قاتلانہ حملے کی اطلاع پہنچ گئی اور اس طرح یہ کہانی ادھوری رہ گئی۔ (حیات امیر شریعت ص۴۳۲)

بقیہ: جہاد، دور حاضر کی اہم ضرورت

تصنیف احیاء العلوم کے ج ۲ باب امر بالمعروف میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تمام اعمال جہاد کے مقابلہ میں قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امر بالمعروف ونہی المنکر کے مقابلہ میں ایک دوسری سی روایت میں امر بالمعروف کو قتال مشرکین سے زیادہ اہم جہاد کہا ہے (احیاء) یہ اہم محنت ہے۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔

قادیانیت کے خدوخال

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد میں پڑھا جانے والا مقالہ

مولانا محمد ارشد مظفر نگری
معین مفتی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ہ والصلوٰۃ و السلام علیٰ سیدنا محمد اشرف المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ الہ و اصحابہ اجمعین ہ ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین ہ

مخالف اسلام تحریکات تاریخ کے مطالعہ کی روشنی میں یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ روز اول ہی سے مذہب اسلام کو شیطانی اور طاغوتی تحریکات سے سابقہ رہا ہے ہر دور میں مذہب اسلام کو مٹانے اور اس کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے شیاطین الانس وجود میں آتے رہے ہیں۔ ہر دور کا ایک ابوجہل اور ابولہب رہا ہے۔ جس نے اسلام کے حقیقی چہرہ کو مسخ کرنے کی جان توڑ کوششیں کی ہیں۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

تاریخ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ اس طرح کی ناپاک اور طاغوتی تحریکات کے محرکین عموماً یہودی یا عیسائی رہے ہیں۔ جو فطرتاً اسلام کے سخت دشمن ہیں جن کی گھٹی میں عداوت اسلام پڑی ہوئی ہے۔ اسلام کی نشوونما اور اس کی ترقی کو جو ایک لمحہ کے لئے بھی دیکھنا نہیں چاہتے۔

قادیانیت کی اصل حقیقت اسی سلسلہ کی ایک سیاسی سازش وہ ہے جو انیسویں صدی کے آخر میں پنجاب کے موضع قادیان کے ایک باشندے مرزا غلام قادیانی کے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے۔ جس کو آج ہم اور آپ "قادیانیت" کے منحوس نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں

ظہور قادیانیت کے پس منظر پر تفصیل سے نظر رکھنے والے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ اس کا سب سے بڑا مویّد انگریز تھا۔ یہ درحقیقت مذہب اسلام اور اس کے متبعین کے خلاف انگریز کی ایک سیاسی سازش تھی۔ جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس نے مرزا غلام قادیانی کا انتخاب کیا تھا۔

مجھے اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جانا۔ صرف یہ ذکر کرنا ہے۔ کہ پس قادیانیت کا نقطۂ ظہور یہی ہے اور ابتدائی مرحلہ میں اس کی حقیقت اتنی ہی تھی۔ مگر تدریجاً جو مرحلہ جو اس میں وسعت ہوتی گئی تو مگری پھیلاؤ کی شکل میں قادیانیت مذہب اسلام کے خلاف ایک زبردست چیلنج کا رخ اختیار کر گئی۔

اب مرزا غلام قادیانی نے اس کو علمی استدلال سے مضبوط و مستحکم کرنا شروع کر دیا اور ایک مستقل شریعت متوازی مذہب اور نئے دین کے روپ میں اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے لگا۔ چنانچہ اس نے بڑے ڈرامائی انداز میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین و آخر النبیین ہونے کے علی الرغم اپنی نبوت کا اعلان کر دیا۔ خود ساختہ نبی بن بیٹھا اور اپنی لغویات کو دین خداوندی قرار دے دیا۔

مخالف اسلام تحریکات کا عبرتی حشر و انجام مگر جس مذہب کو تا قیامت اس کی اصل اور محفوظ شکل میں باقی رکھنے کی ذمہ داری خود اللہ پاک نے لے لی ہو اور اس کو خاتم الادیان اور جامع الادیان قرار دے دیا ہو۔ اس کو دنیا کی کونسی طاقت صفحۂ ہستی سے ناپید کر سکتی ہے اور اس کو مٹانے کی شیطانی سازش کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے؟!

اور جس ذات گرامی کے خاتم النبیین و آخر النبیین ہونے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے ازل میں کر دیا ہو جس کی تشریف آوری و بعثت کی بشارتیں اور پیشگوئیاں نہایت اہتمام کے ساتھ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی زبانی کرائی ہو جس کو فی الحقیقت تمام انبیاء کرام کی نسبت مرکزیت کے مقام اعلیٰ سے سرفراز فرمایا گیا ہو، اس کی نبوت کے خلاف اٹھنے والی کوئی بھی تحریک یا سازش سوائے ناکامی کے اور کس امر پر منتج ہو سکتی ہے اور وہ خود اپنے وجود کو کس حد تک باقی رکھ سکتی ہے؟!

چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ اس چودہ سو سال کے عرصہ میں جتنی بھی مخالف اسلام تحریکات صفحۂ ہستی پر نمودار ہوئیں خواہ وہ علمی روپ میں ہوں یا سیاسی روپ میں۔ وہ خود ہی حرف غلط کی طرح عالم حقیقت سے محو ہو چکی ہیں۔ تاریخ کے اوراق میں آج ان کی حیثیت ایک افسانے اور داستان پارینہ سے زیادہ نہیں ہے۔ علمی حیثیت سے کتابوں اور ارباب مطالعہ کے اذہان میں کسی قدر ان کے دھندلے سے نقوش ضرور موجود ہیں۔ مگر پریکٹیکل اور عملی دنیا میں آج ان کا کہیں نام و نشان تک نہیں ہے۔

چراغ راکہ ایزد برفروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

قادیانیت لب گور خود قادیانیت کا جو حشر ماضی قریب میں ہوا۔ وہ سب کے سامنے ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس سے بھی سب واقف ہیں۔ کہنا چاہیئے کہ اس وقت قادیانیت حالت نزع میں دم واپسیں کی حالت سے دوچار ہے۔ انشاءاللہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے

جب فتنوں کی گورستان میں اس کی آخری رسوم ادا کردی جائیں گی اور سوائے افسانوی پرچھائیوں کے اس کا کوئی اثر لوگوں کے اندر باقی نہ رہ جائے گا فاما الزبد فیذھب جفاءً واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض

اسلام کا عدم تاثر اور اسکا دوام وبقاء

اس کے برخلاف مذہب اسلام آج بھی ۱۴ صدی گزر جانے کے بعد اپنی اسی اصلی اور محفوظ شکل کے اندر صفحۂ ہستی پر موجود ہے جس صورت میں اس روز تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کے کامل و تام ہونے اور اس سے متعلق اپنی رضا کی وابستگی کا اعلان ان الفاظ میں کیا تھا۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

اور خداوند قدوس کے فرمان انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے بموجب رہتی دنیا تک محفوظ رہے گا اور کاروان انسانیت کی رہنمائی کا فریضہ برابر انجام دیتا رہے گا اور ایک روز اس کے وصف خاص ظہور و غلبہ علی الادیان کے نتیجہ میں دنیا کی تمام اقوام اس کے دامن فیض کے زیر سایہ پناہ گزیں ہو جائیں گی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان مبارک لا یبقیٰ علی ظہر الارض یدینون لہا (مشکوٰۃ شریف) عملی شکل میں دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ اور اللہ جل شانہ کا متم نورہ ولو کرہ الکفرون کا وعدہ پورا ہو جائے گا۔

سلسلہ نبوت آپ کی ذات پر ختم ہے

اور اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی نئی شریعت لے کر مبعوث نہ کیا جائے گا کہ مذہب اسلام منسوخ شدہ مذاہب کی فہرست میں چلا جائے۔ اور متروک العمل ہو جائے انبیاء و رسل کی بعثت کا سلسلہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہو چکا ہے۔ آپ خاتم النبیین کے منصب جلیل پر فائز ہیں۔ اب رہتی دنیا تک آپ ہی کی نبوت کا فیضان جاری رہیگا اور کاروان انسانیت اس آفتاب نبوت کی روشنی میں ہدایت پر گامزن رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر بہت ہی واضح الفاظ میں اس حقیقت کا اعلان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیۃ۔ اور دوسری جگہ آپ کو سراج منیر سے تشبیہ کے پیرایہ میں اس حقیقت کی جانب یوں اشارہ فرمایا ہے۔ یا ایہا النبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔

نیز اس مضمون کی احادیث اس کثرت کے ساتھ موجود ہیں جو حد تواتر کو پہنچ جاتی ہیں۔ جن سے قطعی و بداہت کے درجہ میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کسی نبی کی آمد کی گنجائش نہیں ہے۔ نبوت کا محل آپ کے وجود باجود کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ اب اس کے اندر کسی اور اینٹ کی گنجائش نہیں رہ گئی ہے۔

ختم نبوت امت کا اجماعی عقیدہ

اس لئے آپ کا خاتم النبیین ہونا امت مسلمہ کا ایک معروف و مشہور اور مسلّم اجماعی عقیدہ ہے، جس پر بلا کسی ترجیہہ و تاویل اور تذبذب و تردد کے پوری امت متفق ہے اور ظاہر ہے کہ آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ سے کسی چیز کے قطعی طور پر ثابت ہو جانے کے بعد اس سے اختلاف یا اس میں کسی ادنیٰ تردد و تذبذب کی گنجائش ہی باقی رہتی ہے کہ اس کا ثبوت و قطعیت میں کسی چیز کے حتمی طور پر ثابت کرنے سے بھی زیادہ ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

عقیدہ ختم نبوت درحقیقت مذہب اسلام کی اساس اور بنیاد ہے جس پر اسلام کی تعمیر قائم ہے۔ اسلام کے عالمگیر اور دائمی مذہب ہونے کی حیثیت اس وقت تسلیم کی جا سکتی ہے جب کہ ختم نبوت کو بھی تسلیم کیا جائے ختم نبوت کا انکار مذہب اسلام کے دوام و بقاء کے انکار کے مترادف ہے۔ اسی طرح جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتیازی اوصاف و خصائص کے انکار پر منتج ہے جس کے نتیجہ میں احادیث کثیرہ کا انکار خودبخود لازم آتا ہے۔

جو شخص ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ درپردہ اس بات کا دعویدار ہے کہ اب آپ کا لایا ہوا دین اب دین خداوندی کی حیثیت میں باقی نہیں رہ گیا ہے اور ان پر عمل کرنا رضا خداوندی کا باعث نہیں ہے۔ گویا مذہب اسلام بھی منسوخ شدہ مذاہب کی فہرست میں شامل ہو گیا۔

فتنۂ انکار ختم نبوت اور اس کے خلاف علماء کا کردار

اور یہی وجہ ہے کہ امت میں سے جب بھی کسی مجنون، منافق یا سازش کا منصوبہ بنانے والے دجال نے مذہب اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کے لئے ختم نبوت کو نشانہ بنایا ہے۔ اپنی نبوت کا ادعا کر کے خودساختہ دین کا محل تعمیر کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنی خیالی سطح پر متمکن بن بیٹھا ہو، خواہ وہ مسیلمہ کذاب ہو، اسود عنسی ہو یا ماضی قریب میں سرزمین قادیان پہ رونما ہونے والا ملعون مرزا غلام قادیانی ہو۔ تو علمائے امت نے جو بفحوائے العلماء ورثۃ الانبیاء نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی تابعین اور جانشین ہیں۔ اس کی خودساختہ "نبوت" کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ اور حدیث نبوی یحمل ھذا العلم وتاویل الجاھلین کے سبب بکر محسوس ان کے اسلام مخالف تمام ناپاک عزائم و مقاصد کو ناکام بنا دیا ہے جنہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جہاں احادیث شریفہ کے اندر اسلام کے خلاف فتنہ برپا کرنے والے دجالوں کذابوں اور جھوٹے متنبیوں کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ وہیں ان کے اس کذب اور خودساختہ نبوت کی قلعی کھول کر ان کو ان کے کیفر کردار تک پہنچا دینے والے تابعین نبی اور مصلحین امت کی بھی بشارت دی گئی ہے۔

اگر ایک طرف اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ امت محمدیہ کے اندر بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوں گے جو شیاطین لعین کے حقیقی وارثین ہیں کہ آپ کی نبوت کے خلاف فتنہ اندازی کریں گے تو دوسری طرف اللہ نے بھی یہ فرما دیا ہے کہ ان کے علی الرغم امت کے اندر ایسے مجددین اور مصلحین امت بھی پیدا ہوتے رہیں گے جو دین

باقی صفحہ ۲۶ پر

صدیق آباد ربوہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے ایوان ارتداد میں زلزلہ

رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مولانا خان محمد مدظلہ کی دعا سے شروع ہوئی۔

مولانا عبدالرحیم اشعر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض منصبی ہے چودہ سو سال سے امت اس کی حفاظت کرتی چلی آرہی ہے۔ جب بھی کسی بدبخت نے نبوت کا دعوٰی کیا۔ امت نے اس کے قتل کا ہی فیصلہ دیا چنانچہ کئی ایک مدعیان نبوت کو قتل کیا گیا۔ امت نے ان سے دلیل تک پوچھنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ مولانا نے مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مولانا نے فرمایا کہ جن لوگوں نے نبوت کا دعوٰی کیا ان کا عبرتناک انجام ہوا۔

مولانا نے کہا کہ مرزا قادیانی کی موت ہیضہ کی مرض سے ہوئی۔ مرزا کا پہلا جانشین حکیم نورالدین بھیروی گھوڑے سے گرا گر دن ٹوٹ گئی زبان بند ہوئی، اور یوں وہ عبرت کا نمونہ بنا۔ مرزا البشیر الدین جو دوسرا جانشین تھا۔ ۱۰ برس تک بیماری کی گرفت میں رہا آخری دنوں میں کتے کی طرح بھونکنے کی آواز دیتا رہا اور دونوں راستوں سے غلاظت کا اخراج ہوتا رہا۔ یوں ذلت و خواری کی موت مرا۔

مرزا ناصر احمد تیسرا جانشین ختم نبوت کے ایک مجاہد کی بددعا کا شکار ہو کر دل کا دورہ پڑنے پر راہی عدم ہوا۔ چوتھے جانشین کی موت کا انتظار کریں۔

صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ ربوہ میں مسلمانوں کا داخلہ عقیدہ ختم نبوت کا اعجاز ہے۔ اتحاد امت کی برکات کا ثمرہ ہے۔ تحریک ختم نبوت کے شہداء کے خون کی برکت ہے۔ مزید کہا تحریک ختم نبوت کی مساعی جمیلہ کا پھل ہے۔ صاحبزادہ طارق محمود نے پورے ملک سے آئے ہوئے مندوبین کو خوش آمدید کہا انہوں نے کہا قادیانی آٹھویں ترمیم ختم کرانے کے خواب دیکھ رہے ہیں لیکن یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا کیونکہ آٹھویں ترمیم میں امتناع قادیانیت آرڈیننس موجود ہے۔ اگر یہ ترمیم ختم ہوتی ہے تو پوری قوم اٹھ کھڑی ہوگی اور عظیم الشان تحریک چلے گی۔

مولانا عبدالواحد کوئٹہ نے کہا کہ ایک سو سال گزرنے کے باوجود قادیانیت کے خلاف حکومت کی پالیسیاں بزدلانہ ہیں۔ بلکہ ہر آنے والی حکومت قادیانیت نوازی میں اپنے سے پیشرو سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہے انہوں نے کہا اگر پنجاب کے عوام اٹھ کھڑے ہوں تو قادیانیت کو ختم کرنے میں کوئی دیر نہیں لگے گی۔ مولانا نے اہل پنجاب سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا عہد لیا۔

مولانا دوست محمد قریشی سندھ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اسرائیل اور انگریز سامراج کے جاسوس اور ایجنٹ ہیں۔ ملک وملت کے تحفظ کے لئے اس فتنہ کا خاتمہ اشد ضروری ہے۔

ادارہ منہاج القرآن لاہور کے خواجہ نذیر احمد صدیقی نے کہا کہ عشق مصطفوی جس دل میں موجود ہے اس دل میں قادیانیت سمیت کوئی باطل فتنہ گھر نہیں کر سکتا۔ عشق مصطفوی سے سرشار مسلم قول وفعل کے تضاد میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔

صاحبزادہ طاہر مبین ادارہ منہاج القرآن لاہور نے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کا مسئلہ ہر مسلمان کا جزو ایمان ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بشارت دی کہ میرے بعد آنے والی عظیم ترین شخصیت کا نام نامی اسم گرامی احمد ہوگا۔ مولانا نے کہا کہ اصلی مسیح موعود کی قبر مقبرہ رسول میں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ایک بھی مسلمان موجود ہے ناموس رسالت کا تحفظ کرتے ہی رہیں گے۔

بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا احمد علی قصوری نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں تین باتیں عرض کروں گا۔

۱۔ علمی اعتبار سے ایک نقطہ پیش

جب قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ درپیش تھا تو قادیانیوں اور اس کے ایجنٹوں نے کہا کہ علماء کرام مسلمان کی تعریف میں متفق نہیں ہیں۔ علماء کرام نے چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا کہ اصول اسلام میں تمام مسلمان متفق ہیں۔ اور مسلمان کی تعریف اس آیت سے پیش کی والذین یومنون بما انزل

سیدنا صدیق اکبرؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ خدا سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا مصطفٰی سے۔ یہ انتہائی مشکل سوال تھا۔ جواب دیا۔ اللہ بھی وہی تھا، کعبہ بھی وہی تھا ہم بھی وہی تھے لیکن آپ نے ہمیں کعبہ کی عظمت اور خدا کی توحید کا درس دیا۔ مسلمان گنہگار تو ہو سکتا ہے لیکن جب ناموس رسالت کا مسئلہ آتا ہے تو ہر مسلمان غازی علم الدین شہید بن جاتا ہے۔

قادیانیوں کو مسلمانوں والے حقوق نہیں دیئے جا سکتے۔ پاکستان کے شہری حقوق بھی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ آئین پاکستان کو نہیں مانتے اگر وہ مسلمانوں والے حقوق چاہتے ہیں تو مسلمان بن کر رہیں۔ اور اگر

اقلیت کے حقوق چاہتے ہیں تو آئین پاکستان کا احترام کریں۔

تیسری نشست ۔ صدارت حضرت الامیر مدظلہ

بعد نماز عشاء

تلاوت قاری حبیب الرحمٰن عابد گوجرانوالہ، نعت مرید احمد سلیمانی گوجرانوالہ

نظم، شاعر انقلاب مرزا غلام نبی جانباز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان نے کہا کہ نبی کسی کا غلام نہیں ہوتا اور غلام نبی نہیں ہو سکتا۔

۲۔ نبی جھوٹ نہیں بول سکتا اور جو جھوٹ بولے وہ نبی نہیں ہو سکتا۔

مرزا غلام احمد غلام ہے لہٰذا نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ نبی کسی انسان کا غلام نہیں ہوتا۔

۳۔ مرزا قادیانی نے بیسیوں جھوٹ بولے لہٰذا نبی نہیں۔ نمونہ ۔ مرزا کہتا ہے کہ ہم مکہ مکرمہ میں مریں گے یا مدینہ میں جبکہ وہ لاہور میں مرا لہٰذا جھوٹا ثابت ہوا۔

مولانا حکیم محمد اسماعیل عالم بہاولنگر نے کہا مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا لہٰذا نبوی فرمان کے مطابق وہ دجال و کذاب ہے۔

مولانا نعیم تزین کوئٹہ نے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں ذکری فتنہ قرآن و سنت، کعبۃ اللہ، صحابہ کرام کے دشمن ہیں، ان کے خلاف بھی ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

مولانا محمد اشرف ہمدانی صدر استقبالیہ نے کہا محبت غیرت سکھاتی ہے جسے غیرت نہیں وہ محب نہیں ہو سکتا۔ ہمارا مطالبہ یہ نہ تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے بلکہ یہ مطالبہ علامہ اقبال کا تھا۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ مرتد کی سزا سزائے موت مقرر کی جائے۔ پچھلے دنوں مرزائیوں نے گیم کے عنوان سے انتظامیہ کو گمراہ کیا۔ ہم نے کہا کہ ہم بھی گیم میں شریک ہیں۔ سائیں فیملی کے دو فرد حکیم خورشید اور مرزا غلام احمد کو گرفتار کیا گیا، تو قصر خلافت میں زلزلہ آگیا۔ مولانا ہمدانی نے کہا کہ اگر کوئی بے نظیر کو وڈیری لکھے تو تمہیں غیرت آجاتی ہے۔ اگر کوئی بدبخت حضرت عائشہؓ، حضرت فاطمہؓ کی توہین کرے تو ہماری غیرت کب برداشت کر سکتی ہے۔

مرزائیت کے یاری حکومت اس ملک میں کبھی مستحکم نہیں بنے گی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو قانون بنایا تھا ہم وہ منوائیں گے بھی اور چلوائیں گے بھی۔

طالب علم رہنما محمد یوسف نے کہا پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جس میں نظریہ کے مخالف کسی آدمی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا نذیر احمد تونسوی کوئٹہ نے کہا کہ پورے بلوچستان میں قادیانیوں کی ایک بھی عبادت گاہ نہیں ہے کوئٹہ میں ایک عبادت گاہ ہے جو سیل ہو چکی ہے۔ تربت پورے ملک میں واحد شہر ہے کہ جس میں مرزائیوں کا سرکاری طور پر داخلہ بند ہے۔

مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم نے کہا کہ مدعیان ختم نبوت کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور سے کراچی تک امت نے جہاد کیا ہے۔ مرزائیت کے کفر پر پوری امت متحد ہے۔ کافر ذمی کی حیثیت سے مملکت اسلامی میں رہ سکتا ہے لیکن مرتد اور زندیق نہیں رہ سکتا۔

جماعت اسلامی کے رہنما مولانا محمد مالک شیخ الحدیث منصورہ لاہور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جو پیرانہ سالی کے باوجود ختم نبوت کے محاذ کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ حکومت کو مسلمانان پاکستان کے مطالبات فی الفور تسلیم کرنا چاہئیں۔

جماعت اسلامی پنجاب کے امیر مولانا فتح محمد نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کرتے ہوئے نظام مصطفیٰؐ کے نفاذ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کرنی چاہیے۔

مولانا نذیر احمد خان نے کہا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے میونسپل کمیٹی قرارداد کے مطابق صدیق آباد رکھا جائے۔ روزنامہ الفضل پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے پنجاب حکومت اور وفاقی گورنمنٹ پر کڑی تنقید کی۔

دارالعلوم دیوبند کے نائب مفتی مولانا محمد ارشد نے تحریری مقالہ میں قادیانیوں کے پس منظر کو بیان کیا جو علیحدہ شائع کیا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم و مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف مسلمانان پاکستان تین مرتبہ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں تحریک چلا کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت دلوا چکے ہیں۔ اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر قانونی طور پر پابندی لگوا چکے ہیں۔ اگر حکومت نے مرزائیت نوازی ترک نہ کی تو ہم چوتھی عظیم الشان تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

مولانا سید افتخار الحسن شاہ نے کہا کہ میں تحریک ختم نبوت کا آخری سپاہی ہوں اور ۱۹۵۳ء سے اس تحریک سے وابستہ چلا آ رہا ہوں۔ اور ۱۹۷۴ء سے بھی حصہ لیا۔ اور ۱۹۸۴ء میں بھی پیچھے نہیں رہا۔ اب بھی اگر ضرورت پڑی تو کسی قسم کی ہچکچاہٹ کے بغیر سر دھڑ کی بازی لگا دوں گا۔

صاحبزادہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں مسئلہ ختم نبوت کو قرآن و سنت سے مدلل و مبرہن بیان کر کے مجمع سے داد تحسین حاصل کی۔

شیر اسلام مولانا حق نواز جھنگوی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اجتماع چونکہ دشمنان ختم نبوت کے خلاف منعقد ہوتا ہے اس لئے اس میں شرکت ایمانی تقاضا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت پر دلائل و براہین کا اس قدر انبار موجود ہے کہ سوائے ازلی و ابدی بدبخت کے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

مولانا نے اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کی حکومتی سطح پر اس قدر پذیرائی تھی کہ ان کے خلاف لب کشائی جرم سمجھی جاتی تھی اور اسے فرقہ واریت سے تعبیر کیا جاتا تھا۔

اور علماء کرام کے خلاف مختلف دفعات کے تحت کیس رجسٹرڈ کئے جاتے تھے مسلمانوں کا لہو پانی سمجھ کر بہایا گیا۔ علماء کرام اس جرم کی پاداش میں جیلوں کی سلاخوں میں بند کئے گئے۔ بظاہر یہ حقیقت تصور سے باہر تھی کہ کبھی ایسا وقت بھی آئے گا کہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہے، اذان کہے، اقامت کہے، کلمہ طیبہ کا بیج لگائے تو اسے گرفتار کیا جائے گا۔ آج الحمدللہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت بن چکی ہے۔ قادیانیت کے خلاف جرأت کے

ساتھ آواز بلند کرنے والی ایک وہ شخصیت گذری ہے کہ جس جیسا با اخلاق جراءت مند صدیوں تک نظر نہیں آئے گا جس کی خطابت کی مثال دور دور تک نظر نہیں آتی۔ وہ شخصیت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تھی۔

قادیانیت کے خلاف فیصلے کی بنیاد وہی شخصیت بنی۔ جنہیں ہدف کے بالکل پریشان کیا گیا۔ جنہیں حوالات میں بستر کے بدمعاشوں کے ساتھ بند رکھا گیا جنہیں تخریب کار اور فتنہ پرور قرار دیا گیا۔ یہ فیصلے انہی حضرات کی برکات ہیں۔

شاید ملت اسلامیہ کو ایک بار پھر اس فتنہ کے انسداد کے لئے تحریک چلانا پڑے کیونکہ قادیانیت سے متعلق قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کرا سکے۔ جو خلیفہ رسول صلعم سیدنا صدیق اکبرؓ نے کیا۔ جب تک قادیانیت کا بیج نہیں مٹایا جائے گا تو اس وقت تک ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو جدوجہد کرنا چاہئے۔ کیونکہ ان کی شرعی سزا مرتد کی موت ہے جو ابھی تک نافذ نہیں ہوئی۔

مجھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے طریقہ کار سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

لیکن کچھ عرصہ سے احسن المقال کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں ایک مستقل باب ہے "خصوصیات امام مہدی" ان میں سے ایک خصوصیت یہ گنوائی گئی ہے کہ مہدی اصلی قرآن لائیں گے۔ اور یہ قرآن غائب ہوگا اور حفاظ کو تو یہ کہنا ہوگی کہ وہ یہ اس قرآن کو حفظ کر چکے ہوں گے۔ ۲۔ مہدی جب ظہور کرے گا تو نئی شریعت لائے گا اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خرافات تحریر کر کے عقیدہ ختم نبوت سے انحراف کر کے کفر کا ارتکاب کیا ہے لہذا اس کفر کا بھی بھرپور مقابلہ کیا جائے گا۔ کانفرنس کی تیسری نشست مولانا حق نواز جھنگوی کے ولولہ انگیز خطاب سے

کانفرنس کی چوتھی نشست ۹ بجے شروع ہوئی جس کی صدارت مانسہرہ کے مجاہد ختم نبوت ممتاز عالم دین مولانا محمد عبداللہ خالد نے کی۔ اس اجلاس سے مولانا عبدالرحمن ہزاروی، مولانا محمد احمد تنبیجاعبادی، قاری انعام الٰہی ساہیوال، مولانا محمد اسرائیل مانسہرہ، مولانا محمد عبدالرحیم فیصل گڑھ، مولانا خلیل الرحمٰن سندیلہ، حاجی منظور احمد لاہور، علامہ کریم بخش مبلغ ... ایبٹ آباد

مولانا محمد الزوز جیلانی، جناب طاہر رزاق لاہور، حاجی عبدالمجید شاہی خانکاہ، مولانا محمد عبداللہ بہاولپور، مولانا جمال اللہ الحسینی پنوعاقل نے خطاب کیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق نے اتحاد امت پر زور دیا اور کہا کہ اس قسم کی کانفرنسیں بڑے بڑے شہروں میں منعقد ہونی چاہئیں۔ جہاں تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ اور سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو مدعو کیا جائے نیز قادیانیوں سے متعلق اہم مسائل قرار دادوں کی صورت میں حکام تک پہنچائے جائیں۔

ازہر ہند دارالعلوم دیوبند کے معین مدرس مولانا سعید الرحمن نے کہا کہ ہم انڈیا سے اس مقدس مشن میں شمولیت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ جو ہمارے لئے سرمایۂ افتخار ہے۔ ہم انشاء اللہ العزیز پورے انڈیا میں قادیانیت کا محاسبہ شروع کر چکے ہیں۔ اور انڈیا میں بھی اسے اس کے انجام تک پہنچا کر دم لیں گے۔

دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث اور آل انڈیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا سعید احمد پالن پوری نے جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ نبی اکرم صلعم کے ارشاد گرامی کے مطابق بڑے تیس متنبی پیدا ہوں گے۔ جن سے لوگ متاثر ہوں گے۔ ورنہ چھوٹے چھوٹے بہت سے متنبی آتے رہیں گے۔ اس موقع پر مسلمان پر دو ذمہ

منبر پر علمی، عقلی، نقلی دلائل سے سیر حاصل بحث کی اختتام پذیر ہوئی۔ اور حضرت الامیر دامت برکاتہم کی پرسوز دعا پر ختم ہوئی۔

مورخہ ۲۰ اکتوبر بعد نماز صبح مناظر اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے حیات و نزول مسیح علیہ السلام کے

داریاں عائد ہوتی ہیں۔

۱۔ خود کو بچانا۔

۲۔ دوسروں کو بھی اس سے محفوظ رکھنا۔

نیز ختم نبوت کے دو پہلو ہیں۔

۱۔ دفاعی

اس پر ہندو پاک بلکہ پوری دنیا میں بہت کام ہو رہا ہے

لیکن دوسرا پہلو بھی ہے جو غور طلب ہے جس پر کام نہیں ہو سکا۔ ہم میں سے ہر مسلمان کو محنت کرنا چاہئے۔ اور کم از کم ایک مسلمان ایک ہزاری کو دعوت و تبلیغ کے ذریعہ مسلمان کرے۔ یعنی اقدامی پہلو پر بھی کام کرنا ضروری ہے اور یہ کام ہندو پاک ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ہر مذہب کے لوگوں کو دین کی دعوت دے کر مسلمان بنانا یہ بھی ختم نبوت کا ایک شعبہ ہے۔

مولانا پالن پوری نے کہا کہ قادیانیوں کو یہاں سے دیش نکالا ملنے کے بعد انہوں نے برطانیہ اور بھارت کا رخ کیا ہے۔ الحمدللہ اس صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے دارالعلوم دیوبند نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی ہے۔ جس کے مقاصد میں دو پہلو شامل ہیں یعنی اقدامی بھی اور دفاعی بھی اگرچہ ہندوستان کے حالات کے پیش نظر ابھی تک بہت سی مشکلات ہیں۔ مولانا نے فرمایا اقدام کرنے والا کبھی ہار نہیں کھاتا اس لئے یہ کام انتہائی ضروری ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم سمجھا بجھا کر قادیانیوں کو مسلمان بنائیں ہمارے بہت سے دوست تجارت کی غرض سے بیرون ملک جاتے ہیں۔ تو وہ جہاں تجارت کرتے ہیں وہاں دعوت و تبلیغ کا کام بھی کریں کیونکہ بہت سے ممالک میں اسلام تاجروں کے ذریعہ پہنچا ہے۔

آخری نشست۔ صدارت۔ حضرت اقدس امیر مرکزیہ مدظلہ

تلاوت۔ سید حامد ہمدانی نظم۔ طاہر برادران

مولانا سید فضل الرحمن احرار سلانوالی نے کہا کہ یہ قافلہ قادیان سے مقابلہ کرتا چلا آ رہا ہے اور قیامت تک عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتا چلا جائے گا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے فرمایا۔ جو شخص رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا صبح و شام تین مرتبہ پڑھا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اس سے راضی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد کسی حقیقی، ظلی، بروزی کسی قسم کے خدا کی ضرورت نہیں۔ قبر میں تین سوال ہوتے ہیں۔

من ربک۔ ما دینک۔ من نبیک۔

اللہ تعالیٰ مومن کو ثابت قدم رکھے گا وہ میرے رب

کا جواب دے گا۔ خواہ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، منافق و کافر جواب دے گا۔ ہاہ، ہاہ لا ادری!

جو ختم نبوت کے قائل ہیں وہ صحیح جواب دے سکیں گے منکرین ختم نبوت نہیں دے سکیں گے۔ حدیث شفاعت میں آتا ہے کہ جب کائنات حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے۔ ارأیتم ان دعاء قد ختم علیہ۔

حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں ... نان محمد صلی اللہ قد حضر الیوم، دنیا میں آپ خاتم النبیین اور آپکی دنیا میں ضرورت، قبروں میں بھی ضرورت، حشر میں بھی ضرورت تو منافق دوسرا کیا جواب دے گا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ یا ایہا الناس لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم۔ نبی کہتے ہیں۔

جو شخصیت تمام مخلوق میں سے علم، بصیرت، تدبر، سیاست ہر شکل صورت میں اپنے کسی امتی سے پیچھے ہو لیکن منطق کے امتحان میں فیل ہونے والا نبی ہرگز نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں کوئی ایک نبی دکھلاؤ کہ اس نے اپنے مخالفوں کو چیلنج کیا ہو کہ اگر میں جھوٹا نکلا تو مجھے تمام جھوٹوں سے زیادہ گنہگار و لعین کہا جائے اور وہ جھوٹا نکلے۔

۲۹ مئی ۱۹۰۸ء کا دن "یوم الفرقان" کا دن ہوا کہ اس کے دونوں راستوں سے غلاظتیں خارج ہو رہی تھی اور یوں عبرت کی موت مرا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مفتی احمد الرحمٰن نے کہا اسلام بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ مسئلہ تحفظ ختم نبوت کے لئے آپ کمر بستہ ہو جائیں تو قادیانیت جلد نیست و نابود ہو جائیگی

قاری حضرت گل نے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک جدوجہد جاری رہے گی۔

مولانا محمد عبداللہ بھکر نے کہا کہ اس وقت مرزائیت درحقیقت کوئی طاقت نہیں ہے اگر آپ تھوڑی سی توجہ فرمائیں تو قادیانیت کا خاتمہ جلد ممکن ہو سکتا ہے۔

اگر حکومت نے ختم نبوت سے غداری کی تو حکومت نہیں چل سکے گی۔

جماعت اہل حدیث کے صدر حافظ عبدالغفار روپڑی نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے دجل و فریب کیا ہے۔ شاہ جی فرمایا کرتے تھے یا منکرین ختم نبوت کے خلاف بولنے والوں کی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔

اگر مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ نہ کیا گیا تو حکومت نہیں رہے گی۔

شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی نے اپنے مخصوص انداز میں مرزائیت سے متعلق نظم پیش کی جو علیحدہ شائع کی جا رہی ہے۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا فضل الرحمٰن ایم این اے جو کانفرنس کے آخری خطیب تھے نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ ختم نبوت کے مقدس عنوان کے تحت منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میں حضرت الامیر مدظلہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس سعادت سے نوازا ہے۔ مولانا نے کہا مسئلہ ختم نبوت کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ چودہ سو سال پرانا مسئلہ ہے۔ قادیانیت انگریز کا پیدا کردہ فتنہ ہے۔ جو وہ چھوڑ کر گیا۔ اور وہ فتنہ اسی نظام کا حصہ ہے۔ جو وہ چھوڑ کر گیا۔ ۴۲ سال گزرنے کے باوجود پاکستان میں انگریز کا مسلط کردہ نظام موجود ہے جب ہم پاکستان کی سیاست میں متحرک نظر آتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم ابھی تک آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہاں انگریز کا نظام تعلیم، نظام معیشت، نظام حکمت، فوجداری، دیوانی قوانین پولیس و فوج کے ضابطے جوں کے توں ہیں۔

ملکی وسائل پر انگریز سامراج کے ایجنٹ اور مراعات یافتہ طبقات قابض ہیں۔ اور حقیقی معنوں میں وہی ملک پر حکمران ہیں۔

انگریز سامراج نے اس فتنہ کی بنیاد رکھی اور انگریز کی روحانی اولاد اس کی آبیاری کر رہی ہے۔ ہم سامراج کی روحانی اولاد کو بستر بوریا باندھ کر ملک چھوڑنے پر مجبور کریں گے۔ یہ ایک لابی ہے امریکہ۔ اسرائیل کی مغربی قوتوں کی جنہیں ملت اسلامیہ کے استحصال کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے لیکن علماء کرام مسلسل ان کی حرکات و سکنات ریشہ دوانیوں اور تنظیم پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان سے اب تک اس سامراجی فتنہ کے خلاف ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء میں عظیم الشان تحریکیں چل چکی ہیں۔

موجودہ حکومت کے سامنے یہ مسئلہ خاص طور پر ہم نے رکھا۔ صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری ایک قادیانی کو بنایا گیا۔ ہم نے اس سلسلہ میں وزیر اعظم کو متوجہ کیا۔ اور کھل کر کہا کہ مسئلہ قادیانیت میں آپ کے والد محترم کو عوام کے احتجاج کے سامنے جھکنا پڑا تھا۔ شاید آپ کو بھی جھکنا پڑے۔ چنانچہ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا کہ چیف سیکرٹری کو ہٹا دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ سندھ سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کچھ مشکلات ہیں وہ دور ہوتے ہی قادیانی چیف سیکرٹری کو ہٹا دیا جائے گا۔ ایک مرتبہ میں سفر کر رہا تھا تو ایک صاحب میری قریبی سیٹ پر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ قادیانی چیف سیکرٹری کے متبادل مجھے تجویز کیا گیا ہے میں نے کہا کہ کیا مشکلات ہیں تو وہ کہنے لگا کوئی مشکلات نہیں میں ہر وقت تیار ہوں لیکن مجھے نہیں بلایا جا رہا۔

جہاں تک نسیم احمد قادیانی کا مسئلہ ہے تو ہم نے احتجاج کیا تو ہمیں یہ کہا گیا کہ وہ قادیانی نہیں ہے ہم نے کہا کہ وہ وضاحت کرے تو یہ کہا گیا کہ فی الحال وہ اندرون ملک نہیں جب اسے بھیجا جائے گا تو وہ وضاحتی بیان جاری کرے جائے گا۔ لیکن کسی قسم کا بیان دئے بغیر اسے مستقل مندوب کی حیثیت سے اقوام متحدہ میں بھیج دیا گیا۔

فرصت کو غنیمت جانو

امیر عالم خان حاجی گل محمد دالا فورکوٹ

جن لوگوں نے لڑکپن میں نہیں پڑھا۔ جوان ہو کر دیکھتے ہیں کہ انہیں کے بھائی علم کی بدولت بادشاہ اور مالدار ہیں۔ اور انہیں مزدوری کو بھی کوئی نہیں پوچھتا تب پچھتاتے ہیں۔ اور افسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کے دن پچھتائیں گے کہ ہائے دنیا میں نیک کام کیوں نہیں کئے۔ جو آج جہنم سے بچ جائیں۔

ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں اور مطالبات

(۱)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی آٹھویں کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس یہ عظیم اجتماع اس امر پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ کچھ عرصہ سے ملک بھر اور بالخصوص ربوہ میں قادیانیوں کی اسلام دشمن اور جارحانہ سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے قرآن مجید کو نذر آتش کرنے اور اسلامی شعار کی توہین کرنے پر احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر اندھا دھند فائرنگ کرکے چھ مقامات پر دو مسلمانوں کو شہید اور بارہ کو شدید زخمی کر چکے ہیں۔ قادیانی جارحیت کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

(۲)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ چک نمبر ۵۶۳ گ ب جڑانوالہ اور چک نمبر ۳۰ سکندر پور کھاریاں میں قادیانی جارحیت اور غنڈہ گردی کے نتیجہ میں شہید ہونے والے دو مسلمانوں کے قادیانی قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں مسلمانوں کے خلاف قائم کردہ مقدمات فی الفور ختم کئے جائیں اور قادیانی قاتلوں کے خلاف مقدمات خصوصی عدالت میں چلائے جائیں۔

(۳)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے پاک فوج میں قادیانی افسران کلیدی پوسٹوں پر قابض ہیں حالانکہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد حرام ہے ایک نظریاتی مملکت میں نظریاتی دشمنوں کا حساس عہدوں پر موجود ہونا ملک وملت کے مفاد کے منافی ہے لہٰذا سول، پاک فوج و دیگر سرکاری اداروں سے قادیانی افسروں کو نکالا جائے۔

(۴)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی توانائی کے تحفظ اور بہتر کارکردگی کے لئے بھارت اور اسرائیل کے ایجنٹ اور جاسوس غیر مسلم سائنسدان عبدالسلام قادیانی کو اٹامک انرجی کمیشن میں کسی آسامی پر تعینات نہ کیا جائے، نیز تمام ایسے حساس اداروں میں اس غدار وطن کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے، تاکہ ایٹمی راز دشمن کے ہاتھ نہ لگ سکیں نیز یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے، کہ محب وطن، دیانت دار اور فرض شناس، سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو قادیانی سازش سے بچایا جائے، جو انہیں ان کے موجودہ عہدے سے ہٹانے کے لئے ناپاک سازشیں کر رہے ہیں۔

(۵)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے، کہ ربوہ کا نام تبدیل کرکے "صدیق آباد" رکھنے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے۔

(۶)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کی زمین قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی کے دور میں انجمن احمدیہ نے کوڑیوں کے بھاؤ ۹۰ نوے سالہ لیز پر حاصل کی تھی اور بعد میں جعل سازی کے ذریعہ مالکانہ حقوق حاصل کر لئے، انجمن احمدیہ کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کرکے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دئے جائیں۔

(۷)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل سفیر نسیم احمد قادیانی کو فی الفور ہٹایا جائے اور اس کی جگہ کسی مسلمان سفیر کا تقرر عمل میں لایا جائے نیز صوبہ سندھ کے قادیانی چیف سیکرٹری کنور ادریس کو بھی ہٹایا جائے اور مسلمان چیف سیکرٹری مقرر کیا جائے۔ (نوٹ: چیف سیکرٹری تبدیل ہو چکا ہے)

(۸)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کے رسائل وجرائد پر پابندی عائد کر دی گئی تھی گزشتہ ایک برس سے ان کی اشاعت دوبارہ شروع ہو گئی ہے قادیانی لٹریچر کی اشاعت سے قادیانی مذہب کی فرقہ آمیز تشہیر ہوتی ہے لہٰذا قادیانی رسائل وجرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں نیز قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر اور اشتعال انگیزی پر مبنی خلاف اسلام خلاف قانون اور ملک دشمن کیسٹوں پر پابندی عائد کی جائے۔

(۹)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جماعت تنظیموں انجمن احمدیہ ربوہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، خالد الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مسلسل جارحانہ اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ لہٰذا ان تنظیموں خلاف قانون دے کر ان کے فنڈز بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

(۱۰)

یہ اجتماع اس پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے

باقی ص ۲۷ پر

بقیہ: قادیانیت کے خدوخال

حنیف کے اندر کسی بھی باطل کو خلط ملط نہ ہونے دیں گے۔ اور آپ کی نبوت پر کسی قسم کی آنچ نہ آنے دیں گے جو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی اُمت کے سامنے واضح کرتے رہیں گے۔ اس طرح آپ کا لایا ہوا دین دائمی طور پر محفوظ رہے گا۔ اور تا بقاء دنیا کاروان انسانیت اس سے رہنمائی حاصل کرتی رہیں گی

خطرہ اس کا نہیں کہ اسلام مخالف تحریکات سے اسلام مٹ جائے گا یا اس کے اندر کسی قسم کی تحریف و تغییر راہ پا جائے گی۔ اس لئے کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری تو خود خالق کائنات نے لے رکھی ہے جس کا پورا ہونا ظاہر ہے کہ امر مستقل ہے بلکہ خطرہ جو کچھ ہے وہ اسی کا ہے کہ اس طرح کے فتنوں سے کہیں سادہ لوح مسلمان گمراہ نہ ہو جائیں اور اپنی قیمتی متاع ایمان سے محروم نہ ہو جائیں اور وہ اپنے صحیح عقائد و افکار کو خیر باد نہ کہہ دیں۔

انہیں کو آگاہ کرنے کے لئے درحقیقت یہ ساری جدوجہد کی جاتی ہیں۔ علماء کرام نے ماضی میں کی ہیں۔ اور کرنی بھی چاہیئے یہ ان کا فریضہ منصبی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی مخلصانہ خدمت کے لئے قبول فرمائے اور ایمان و اسلام پر بھی استقامت نصیب فرمائے اور ہر قسم کے شرور و فتن سے ہماری حفاظت فرمائے

بقیہ: ہیروئن، خوفناک زہر

ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یعنی یہ زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے۔

میرے خیال میں جب کوئی شخص اس ہولناک کاروبار کو اختیار کرتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس سے انسانیت تباہ ہو رہی ہے۔ وہ پاکستان کے ساٹھ فیصد تک کے نوجوانوں کو اپنی یلغار میں لے چکا ہے اور مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ تک اس کی تباہی کے افسانے پھیل رہے ہیں۔ پوری مسلم اور غیر مسلم انسانیت اس زہر قاتل کے طلسم میں آتی دکھائی دے رہی ہے۔ اس کے باوجود ظالم انسان دنیا کی ہوس کا شکار ہو کر یہ کام کرتا ہے یہ رحمت خداوندی سے محروم اور مردود ہو چکا ہے یہ انسان کی صورت میں ایک شیطان کی مانند ہے

قرآن کریم میں رب العالمین نے قرآن مجید کی سب سے آخری سورت میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان الجن و شیطان الانس دونوں قسم کے شیطانوں کے شر سے محفوظ رکھ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت اس بندے کے ساتھ ہوتی ہے۔ جو دوسروں کی خیر و بھلائی چاہتا ہے۔ اور اسی سے یہ معلوم ہوا کہ جب انسان اللہ کے بندوں کی بھلائی کی بجائے ان کی برائی اور تباہی کی راہ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ علماء امت اور مشائخ عظام کو اس مسئلے کی سنگینی کا پورے طور پر احساس کرنا چاہئے۔ یہ مرض جو پہلے یورپ کی طرف تھا۔ تو لوگ خاموش تھے کہ یہ چلو یورپ جا رہا ہے۔ لیکن اب مسلم دنیا اور خاص کر پاکستان میں اس تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ اگر اس کی موثر روک تھام نہ کی گئی تو پھر ملک کا خدا حافظ اور اب یہ زہر قاتل معاشرے کے عام افراد کے گھرانوں کے علاوہ، مشائخ دینی گھرانوں کے نوجوانوں کی دہلیز تک پہنچ رہا ہے۔ بعض گھرانوں کی نشان دہی بھی کی جا سکتی ہے۔ بعض گدی نشین حضرات بھی اس نشہ کا شکار ہو چکے ہیں۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بقیہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل

بے اصل ہیں۔ ان کی سنیت کا اعتقاد بدعت ہے وضو کے دوران جو مختلف اعضاء کی دعائیں ذکر کی جاتی ہیں ان کے بارے میں در مختار میں علامہ رملی شافعیؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ "امام نوویؒ نے ان دعاؤں کے بارے میں کہا ہے کہ ان کو کوئی اصل نہیں، لیکن تاریخ ابن حبان میں متعدد طرق سے یہ دعائیں منقول ہیں۔ اگرچہ وہ سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔ کتابوں میں ان دعاؤں کے الفاظ بھی مختلف نقل کئے جاتے ہیں۔ تحفۃ المصلی کے مصنف نے نامعلوم کون سے الفاظ نقل کئے ہیں جو اس کتاب لائق اعتماد معلوم نہیں ہوتی۔

بقیہ: سرکار دو عالمؐ کی محبوب غذائیں

سرکہ کی یہ تعریف حالات کے اقتضاء کے مطابق ہے۔ اس سے کوئی شخص دوسرے سالنوں پر فضیلت نہ سمجھ بیٹھے۔

حدیث کا موقف سمجھنے کے لئے یہ سمجھیں کہ ایک روز آپؐ گھر میں تشریف لائے تو گھر والوں نے آپؐ کے آگے روٹی پیش کی۔ تو آپ نے فرمایا "کیا شوربہ بھی ہے؟

انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں اس وقت سرکہ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ "بہترین سالن سرکہ ہے۔"

بقیہ: حکمراں ہوں تو ایسے ہوں

ملے۔ اور مجھے اپنا دکھڑا سنایا۔ اس وقت میں نے قسم کھائی تھی۔ کہ اس خبیث کے سر کو جب تک اس کے شانے سے جدا کر کے تمہارے گھر کو پاک نہ کروں گا۔ رزق کو حرام سمجھوں گا۔ پھر دو رکعت نماز میں نے شکرانہ پڑھی۔ جس پر تم حیران ہو رہے ہو گے۔ لیکن سنو! اس شخص کے متعلق مجھے اندیشہ تھا کہ میرے بیٹوں میں سے کوئی ہوگا میں اپنے دل سے کہتا تھا۔ کہ میرے مصاحبوں اور درباریوں میں اتنی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ میرے مزاج سے واقف ہوتے ہوئے بھی وہ اس قسم کی حرکت کریں۔ میں جس قدر سوچتا گیا میرا یقین اسی قدر بڑھتا گیا۔ کہ اتنی بڑی گستاخی کی ہمت صرف بادشاہ کی ہی اولاد کو ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ عام طور پر غرور اور تکبر کے نشے میں مست رہتے ہیں۔ چنانچہ میں تمہارے ساتھ اپنے کسی فرزند کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلا تھا۔ جب میں نے صورت دیکھی تو معلوم ہوا کہ میرا فرزند نہیں کوئی غیر شخص ہے۔ اس لئے میں نے خدا کا شکر ادا کیا۔

(جوامع الحکایات ولوامع الروایات
از سدید الدین محمد عوفی ورق قلمی نسخہ دار المصنفین
نیز دیکھیں اسد و ترجمہ جلد اوّل شائع
کردہ انجمن ترقی اردو، صفحہ ۲۰۱)

بقیہ : بزم ختم نبوت

کے لئے ڈنمارک کا رخ کریں۔ وہاں انہیں ہم جنسی کی کھلی اجازت ہوگی۔

رسالہ نہیں چودہویں کا چاند

از نائلہ احمد پور شرقیہ

ہمیں یہ رسالہ بہت ہی پسند ہے۔ یہ تمام رسالوں میں سب سے آگے ہے۔ کفر کے لئے بے نیام تلوار ہے۔ یوں تو عرصہ ۳ سال سے پرچہ مل رہا ہے۔ لیکن پہلے میری توجہ اس جانب کم تھی۔ اور والد صاحب اور بھائیوں کیطرح دینی رسالوں میں مشغول رہتی تھی۔ ان کے روکنے پر میں نے برے اور اخلاق سوز رسالے چھوڑ دیئے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اور باقی تمام دوسرے رسائل کو یکسر چھوڑ دیا ہے۔ اور اب تو ہر ہفتہ اپنے رسالے ختم نبوت کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ کیونکہ رسالہ تمام افراد نے پڑھنا ہوتا ہے۔ پھر بھی میں اس رسالے کو جب بھی پڑھتی ہوں تو پورا رسالہ پڑھ کر ہی سکون میسر آتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کے سرپرستوں کو لمبی عمر دے۔ آمین ثم آمین۔

اگر ہوتا مرزا خدا کا نبی...

• نعیم اقبال خٹک ٹانک

بندہ گذشتہ دنوں ایک دوست سے ملنے گیا۔ تو ٹیبل پر ختم نبوت کا انٹرنیشنل رسالہ ملا۔ فوراً اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔ قادیانی لغویات اور خرافات پہلی بار ظاہر ہوئے۔

غلام قادیانی نے ظل اور بروز ہونے کا دعویٰ کیا۔ اپنی خباثت کو عیاں کیا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی۔ تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی

کسی دور میں چٹان رسالے پر جناب شورش نے مرزا قادیانی کی بھنگی تصویر شائع کی تھی۔ تصویر کے نیچے لکھا تھا۔

انسان کے لباس میں خنزیر دیکھئے
یہ مرزا قادیانی کی تصویر دیکھئے

سچ تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا دجل و فریب اپنے شعر سے ظاہر ہے۔ کبھی مسیح، کبھی کلیم، کبھی احمد کا دعویٰ ؂

منم مسیح زمان۔ منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

لاہوری گروپ کا بیڑہ غرق جس نے اسے مجدد مان کر اپنے کفر کو چھپانے کیلئے ملل کی سازش عمل استعمال کی۔ سلس البول کا بیمار دن میں سو مرتبہ پیشاب،

بہر حال رسالہ ختم نبوت ایٹم بم بن کر مرزا کی ذریت اور چمچے کڑچھوں کیلئے ضرب کاری ثابت ہوگا۔ میں طالب علم برادری سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ رسالہ ختم نبوت ضرور لیا کریں۔ اس میں بہت بہترین معلومات اور وعظ و نصیحت کی مفید باتیں ہوتی ہیں

بقیہ : لندن میں پریس کانفرنس

بنیادوں پر حملہ آور ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں قادیانیت کے کفریہ عقائد سے بھی آگاہ کیا جائے جن کی سرگرمیاں اسلام کے نام پر جاری ہیں۔

اس وقت قادیانی پروپیگنڈہ مشنری کیطرفہ چل رہی ہیں۔ وہ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں ان کے گھر جلائے جا رہے ہیں انہیں مارا پیٹا جا رہا ہے قتل کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ، حالانکہ واقعات اس سے مختلف ہیں۔ پہل قادیانیوں کی طرف سے ہوتی ہے پھر جب ردعمل ہوتا ہے تو "ظلم ظلم" کا شور مچاتے ہیں۔ صوبہ پنجاب کھاریاں میں رونما ہونے والے واقعہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ اخبارات نے اس کی رپورٹنگ کی ہے۔ قادیانی اس پروپیگنڈے کے ذریعہ مغربی ممالک میں قانونی، غیر قانونی طریقے سے سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں قادیانیوں کے اس فراڈ کی خبر بھی اخبارات میں چھپ چکی ہیں جس میں بتایا گیا تھا کہ پولیس نے ایسے ۱۳ قادیانیوں کو کراچی ائیرپورٹ پر گرفتار کر لیا جو جعلی سفری دستاویزات کے ذریعہ مغربی جرمنی جا کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کے خواہشمند تھے۔ ہماری ان کانفرنسوں اور دوروں کا مقصد بھی یہی ہے کہ دنیا کے مسلمانوں اور غیر مسلم حکومتوں کو صحیح حقائق سے آگاہ کیا جائے کہ قادیانی غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اور اپنے مفاد کے خاطر غلط پروپیگنڈے کرتے ہیں۔ گذشتہ سال جب ہمیں شمالی امریکہ جانے کا موقع ملا تو وہاں کے مسلمانوں نے مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ قلبی وابستگی کا اظہار کیا اور اس کی اہمیت و ضرورت کو سمجھا چنانچہ اسی کے نتیجہ میں ۷/۸ اکتوبر ۸۹ء کو شکاگو میں ختم نبوت کانفرنس کا فیصلہ ہوا۔ امسال ہونے والی کانفرنس "فتح مباہلہ کانفرنس" کے نام سے موسوم ہے۔ اس لیے کہ مرزا طاہر نے گذشتہ سال ملت اسلامیہ کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جب علمائے کرام نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے میدان مباہلہ میں اترنے کا اعلان کیا تو مرزا طاہر کو میدان میں اترنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

بقیہ : مطالبات و قراردادیں

کہ قادیانیوں نے حال ہی میں اکلیتی نشستوں پر حصہ لینے والے قادیانیوں سے لاتعلقی کا اظہار کر کے آئین و قانون کے ساتھ بغاوت کی ہے۔ قادیانی جماعت کیخلاف آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلا کر اسے خلاف قانون قرار دیا جائے۔

(۱۱)

یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اس لئے حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ خوش آئند ہے مگر اس دھوکہ دہی کو مکمل طور پر روکنے کے لئے شناختی کارڈ، تعلیمی اسناد، فارم ہائے داخلہ اور راشن کارڈز، میں حلف نامے کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اندراج کیا جائے۔

(۱۲)

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے، کہ صوبہ بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری فتنہ کے خود ساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے ذکری فتنہ کی سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس سے مسلمانوں میں شدید اشتعال پھیلنے کا اندیشہ ہے لہذا اس فتنہ کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کیے جائیں۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o

روزنامہ جنگ کا مقبول عام سلسلہ

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

حصہ اوّل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

صفحات ۴۰۰

کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے

قیمت ۱۵۰ روپے

- دلچسپ مسائل، معرکۃ الآراء سوال و جواب کا نہایت مفید اور عام فہم انداز کا مجموعہ۔ اہم ترین اضافوں کے ساتھ۔
- ایمان، عقائد، اجتہاد، تقلید، محاسن اسلام، علاماتِ قیامت، عقیدۂ ختمِ نبوت، عذابِ قبر اور توہم پرستی وغیرہ ایسے بہت سے عنوانات پر مشتمل شافی جوابات کا اپنی نوعیت کا بے مثال فتاویٰ جس کا بے تابی سے انتظار تھا۔
- کمپیوٹر کی کتابت، عمدہ طباعت اور رنگین جلد میں دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ طلباء و تاجران کیلئے خصوصی رعایت۔

مکتبہ بینات

جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی